رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۵

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ...

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ″ ۱۰ـ
عام خریداران سے ″ ۵ـ
″ ″ ششماہی ۲ـ/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ـ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمہ وحدت اسلامیہ (نظم) - - - ص۱
تجاویز پاس شدہ اہل حدیث کانفرنس - - ص۲
اہل بیت، شیعہ اور تعزیہ - - - ص۳
مرزا صاحب ذو القرنین - - - ص۴
تردید کفارہ مسیح - - - ص۶
شان توحید (نظم) - - - ص۸
مروجہ مجالس میلاد اور جشن میلاد النبی پر تبصرہ ص۹
فتاوے ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات ص۱۶/۲۰

جدید انگلش ٹیچر۔ انگریزی زبان سے اگر واقفیت حاصل کرنی ہو تو ... منگوائیں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ... دفتر اہلحدیث امرتسر

نغمۂ وحدت اسلامیہ

(از جناب عبد الرزاق صاحب سعید بن مسمر از بمبئی)

ہم نہ ہندی نہ ترک و افغانی — عربی ہیں نہ فارسی ہم ہیں
ہم مسلماں ہیں اول و آخر — حنفی ہیں نہ شافعی ہم ہیں
فرقہ بندی کے ہم نہیں قائل — مسلم و پیرو نبی ہم ہیں
ہمیں کافی خطاب مومن ہے — دین وملت کی چاشنی ہم ہیں
واسطہ کیا ہمیں فرنگی سے — مشرقی ہیں نہ مغربی ہم ہیں
یہ حدود و ثغور لاحاصل — کب پرستار آذری ہم ہیں
ہمیں توحید جان و دل سے عزیز — سرور دیں کے امتی ہم ہیں

ہمیں دین حنیف پیارا ہے
خاک پا اُن کے راہ کی ہم ہیں

ضروری اطلاع: جن اصحاب کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے اگر ان کی طرف سے ۲۷ اپریل تک قیمت موصول ...

alhadimuslim.de

تجاویز

پاس کردہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۳۹ء

بمقام فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

(۱) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس قاتلانہ حملہ کی سخت نفرت و حقارت سے مذمت کرتا ہے جو ۳ نومبر ۱۹۳۸ء کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری پر ہوا جس میں فاضل سشن جج نے مجرم قمر بیگ کو زیر دفعہ ۳۰۷ جرم اقدام قتل میں سزا دیتے ہوئے یہ ریمارک کیا کہ ملزم کو اس جرم کیلئے مولانا ثناء اللہ صاحب اور ان کی جماعت کے مخالفین نے گمراہ کیا ہے۔ مولانا ممدوح اور جماعت اہل حدیث کا شروع سے خیال تھا کہ ملزم کو اس حملہ کے لئے گمراہ کیا گیا ہے۔ اس میں اصل ابھارنے والوں کی تفتیش ہونی چاہئے۔ اس فیصلہ کے بعد جماعت اہل حدیث کو حق پہنچتا ہے کہ حکومت پنجاب کو توجہ دلائے کہ اس معاملے کے متعلق خاص تحقیقات کیلئے کسی غیر جانبدار افسر کو مقرر کرے تاکہ آئندہ ایسے سازشی حملوں کا انسداد ہو۔" محرک :- مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری

موئد :- مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔

(۲) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت پنجاب کو اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ مسکرات کی عموماً اور شراب کی خصوصاً قطعی امتناع کے متعلق پنجاب میں جلد از جلد کارروائی کی جائے۔ اور یہ اجلاس پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو عموماً اور مسلمان ممبروں سے خصوصاً پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حکومت کو شراب کی بندش پر عملی کارروائی کرنے کے لئے مجبور کریں۔" محرک :- مولانا ثناء اللہ امرتسری

موئد :- مولوی ابو مسعود خان قمر بنارسی

(۳) یہ اجلاس ریاست حیدر آباد کے خلاف آریہ سماج کی ایجی ٹیشن پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ رائے رکھتا ہے کہ آریہ سماج کی موجودہ تحریک بدترین قسم کی فرقہ وارانہ ذہنیت پر مبنی ہے اور ایسی حالت میں جبکہ سیاسی جماعتیں ریاستوں میں اصلاحات کے مسئلے کو اپنے ہاتھ میں لے رہی ہیں۔ آریہ سماج کا اس فرقہ وارانہ تحریک کو جاری رکھنا سوائے اس کے کہ باشندگان ریاست حیدر آباد کو ذمہ دارانہ نظام سے محروم رکھے اور کوئی نتیجہ نہیں اور یہ محسوس کرتا ہے کہ آریہ سماج کی موجودہ روش ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کی فضا کو مکدر ہو رہی ہے اس قسم کی تحریک سے اور زیادہ خراب کریگی۔" محرک :- مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری۔ موئد :- مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔

(۴) یہ اجلاس ان مظالم کو جو اعراب فلسطین کے خلاف حکومت برطانیہ کی طرف سے عمل میں لائے جا رہے ہیں سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ فلسطین کا علاقہ انجمن اقوام کی طرف سے بطور امانت اس غرض سے دیا گیا تھا کہ اس کا حسن انتظام کر کے اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود مختار ہو جائیں ایسے صریح وعدہ کے خلاف یہودیوں کے ہاتھ فلسطین کو دینے کی تمہید رکھنا تمام دنیائے اسلام کے غیظ و غضب کو برانگیختہ کرنا ہے۔ اور یہ جلسہ رائے رکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے مسلمان ممالک کے خلاف عموماً اور فلسطین کے خلاف خصوصاً بدعہدی کا ارتکاب کیا ہے۔" محرک :- مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔ موئد :- مولوی عبد المجید ایڈیٹر "مسلمان" لاہور

(۵) یہ اجلاس افراد اہل حدیث کو بڑی تاکید سے توجہ دلاتا ہے کہ اپنے مقامات میں جماعتیں قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ تعاون سے کام لیں۔" محرک :- صدارت

(۶) یہ اجلاس ہز ہائینس رتلام اور ان کی کونسل سے استدعا کرتا ہے کہ جماعت اہل حدیث رتلام کو وہ تمام حقوق دیئے جائیں جو دوسرے مسلمانوں کو مساجد میں حاصل ہیں تاکہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق آمین بالجہر اور رفع یدین وغیرہ پر عمل کر کے بے خوف و خطر نماز ادا کر سکیں۔ خصوصاً جبکہ ہندوستان کی تمام ہائیکورٹوں اور پریوی کونسل میں جماعت اہل حدیث کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے۔" محرک :- مولوی عبد الوکیل دہلوی

موئد :- حاجی بشیر الدین دہلوی۔

(۷) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولوی فضل الدین صاحب وزیر آبادی کو واپس ہندوستان آنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں دستوری اصلاحات کے نفاذ کے بعد بہت سے جلاوطن جو تشدد کے حامی تھے واپس بلا لئے گئے ہیں اور مرکزی حکومت نے بھی مولوی فضل الدین موصوف کی واپسی پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔" محرک :- مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔ موئد :- مولوی محمد داؤد غزنوی۔

(۸) (۱) بیوگان بلوچ اقوام ڈیرہ غازی خان کو اپنی رضامندی سے نکاح ثانی کرنے کی اجازت نہیں بلکہ وہ متوفی خاوند کی جائداد تصور ہوتی ہیں اگر وہ نکاح کر لیں تو سینکڑوں روپیہ بطور تاوان نکاح کرنے والے کیلئے متوفی خاوند کے ورثاء کو دلائے جاتے ہیں جس سے اکثر بیوگان نکاح ثانی سے محروم رہ جاتی ہیں۔ (۲) جرم سیاہ کاری ریگولیشن سرحدی کے دوران مقدمہ میں عورتوں کو نیم قیدیوں کی طرح سالہا تمنداروں کے زیر انتظام رکھا جاتا ہے بعد اختتام مقدمہ ان عورتوں کو اپنی قوم میں نکاح کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی ان کو ذاتی وطن سے بھی خارج کیا جاتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے کہ یہ ہر دو فعل شرع محمدی کے صریحاً خلاف ہیں ان کا بھی انسداد کیا جاوے محرک :- حکیم عبد الخالق ڈیروی۔ موئد :- مولوی عبد المجید ایڈیٹر "مسلمان" لاہور۔

(۹) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس حضرت مولانا عبد النور صاحب مظفر پوری۔ مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی اور جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب دہلوی کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ مرحومین کو اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔"

محرک :- سید عبد الحفیظ صاحب جھنگوی۔

موئد :- حاجی بشیر الدین دہلوی۔

مرسلہ

سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی فتح گڑھ چوڑیاں

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۳۰۔ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ

اہلحدیث۔ شیعہ اور تعزیہ

شیعہ کمیشن سے کیوں گھبرائے؟

"اہلحدیث" ۱۰۔ مارچ میں ہم نے ملک میں امن و امان قائم رکھنے کی ایک تجویز گورنمنٹ کے حضور پیش کی تھی جو نہایت انصاف پر مبنی تھی۔ جس سے ملک میں امن و امان ہو جاتا۔ مگر جن لوگوں کو ملک میں امن امان رکھنا پسند نہیں ہے وہ ہر طرح سے مخالفت کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اخبار "شیعہ" لاہور ہماری پیش کردہ تجویز پر بہت خفا ہوا۔ اور اس نے اس خفگی میں ہمیں بہت سی صلوٰتیں سنائیں جو بڑی مزیدار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین بھی ان میں شریک ہو جائیں۔ ان کو غور کرنے کا موقع ملے کہ حق بجانب کس کے ہے۔ اس لئے ہم شیعہ کا مضمون اس کے اپنے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

"اہلحدیث کا حکومت کو مشورہ | ایڈیٹر اہلحدیث" بھی ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے قتل امام حسین علیہ السلام کا فتویٰ دیکر یزید سے انعام[1] حاصل کیا تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ معاویہ اور یزید کی مدح سرائی کرتے ہیں اور امام حسینؑ کی تعزیہ داری کی مخالفت۔ چنانچہ اہلحدیث گذشتہ ہفتہ کی اشاعت میں حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ چونکہ محرم میں فسادات ہوتے ہیں اس لئے محرم کے جلوس بند کر دیئے جائیں[2] اور اس کے لئے جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت مضحکہ خیز ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ "تعزیہ سازی" کا حکم معلوم کرنے کے لئے علماء اسلام کی ایک مجلس مشاورت بٹھائی جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندے شریک ہوں۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ جمعیۃ العلماء دہلی۔ اہل حدیث کانفرنس دہلی آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔ مدرسہ دیوبند۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ ان سب اداروں کے ارکان اس مسئلہ پر غور کریں کہ تعزیہ سازی اسلام میں ضروری ہے یا نہیں۔ اگر یہ امر بالاتفاق طے ہو جائے کہ ضروری اور جائز نہیں تو بس قصہ ختم۔

سچ ہے کہ جب انسان کی عمر ساٹھ[3] سے اوپر ہو جاتی ہے تو اس کا دماغی توازن قائم نہیں رہتا۔ اور وہ ایسی باتیں کرنے لگتا ہے کہ جنہیں سن کر لوگ ہنس دیتے ہیں۔ غالباً "اہلحدیث" نے اس تجویز کے پیش کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ اس مجلس مشاورت میں شیعہ کانفرنس کے نمائندے[4] کی کیا ضرورت ہے باقی جماعتوں کے خیالات اور ان کا فیصلہ معلوم۔ لہٰذا تعزیہ داری بند۔ سبحان اللہ! کیسی اچھی تجویز ہے۔ —— اسی طرح اگر ہم یہ تجویز کریں کہ جماعت اہل حدیث منطقی ہے یا نہیں؟ (اہلحدیث)

[1] جناب آپ بھول گئے ہیں یزید سے انعام ان لوگوں نے لیا ہو گا جنہوں نے امام حسینؑ کو امیر معاویہ سے صلح کرنے پر دعا دیکر منصلی تعیین لیا تھا۔ (کشف الغمہ فارسی ترجمہ) (اہلحدیث)

[2] نہیں جناب! ہم نے جلوس بند کرنے کو نہیں کہا بلکہ اس معاملہ کو کمیشن کی رائے پر چھوڑا ہے۔ ہم نے خود بند کرنے کا فتویٰ نہیں دیا۔ (اہلحدیث)

[3] جناب والا! ائمہ اہل بیت کی عمریں تو ہم نہیں پوچھتے ہاں اتنا بتا دیجئے کہ لاہور کے مجتہد مولوی ابو القاسم صاحب کی عمر کتنی ہوئی تھی اور ان کے جانشین مولوی سید علی الحائری صاحب کی عمر کتنی ہے۔ ہاں ہاں لکھنؤ کے علمائے شیعہ کی عمریں بھی بتائیے۔ اگر آپ کو معلوم نہ ہو تو ان سے پوچھ لیجئے اور یہ بھی بتائیے کہ آپ کی یہ رائے ان پر بھی

[4] "شیعہ" کے فاضل ایڈیٹر اپنا انجام خود ہی سمجھ گئے کہ کمیشن بالاتفاق تعزیہ داری کو مذہبی رسم نہیں قرار دیگی مگر یہ خیال اس بنا پر مبنی ہے کہ شیعہ کی نمائندگی اس میں کم ہو گی تو ہم اس ترمیم کے ماننے کو بھی تیار ہیں کہ شیعہ کی نمائندگی مجموعہ ممبران کے نصف سے بھی زیادہ کر دی جائے۔ مگر

تحفۂ مجددیہ۔ از مجدد الف ثانی سرہندی رد عقائد شیعہ (مع ترجمہ) کی قرآن و حدیث سے تردید۔ قیمت ۸ر پتہ: منیجر اہلحدیث

توحید اور رسالت کے متعلق جو ملحدانہ خیالات ہیں جس سے تمام فرق اسلامی بیزار ہیں اور جس کے باعث اہل حدیثوں اور حنفیوں میں ہمیشہ جنگ و جدل رہتا ہے۔ اور زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ حنفیوں نے سردار اہل حدیث پر قاتلانہ حملہ بھی کر دیا تھا۔ لہذا اس جھگڑے کو مٹانے کے لئے تمام شیعہ سنی اور ... نمائندوں کو بلایا جائے تو کیا مفتی صاحب اہلحدیث ... منظور فرماتے ہوئے آیندہ سے ملحدانہ خیالات سے توبہ کریں گے ؟

ہمارے خیال میں مدیر اہلحدیث نے تعزیہ داری کو بند کرنے کے متعلق جو خیالات پیش فرمائے ہیں وہ آبائی اثرات کے ماتحت ہیں لہذا وہ مجبور ہیں۔ اصل میں حقیقت یہ ہے کہ سردار اہل حدیث بھی سمجھ رہے ہیں کہ یہ بھی معاویہ شاہی دور ہے۔ اور امام حسینؑ کی مخالفت ... تمام ملتا۔ جبھی تو ۱۳ سو سال کے بعد مجلس شہادت ... کی یاد تازہ کیا جا رہا ہے۔ ع

... استاد کیوں کیسی کہی ؟ (شیعہ لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۲۹ء)

قادیانی مشن

مرزا صاحب ذوالقرنین

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ بہت بڑا وسیع تھا جس کو انہوں نے ایک شعر میں یوں ظاہر کیا ہے ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مگر ناظرین نے شاید یہ نہ سنا ہوگا کہ مرزا صاحب جملہ انبیاء کے کمالات کا مجموعہ ہونے کے علاوہ بڑے بڑے بادشاہوں کے اوصاف سے موصوف بھی تھے۔

دنیا میں بڑا بادشاہ ذوالقرنین ہوا ہے۔ جس کا ذکر قرآن شریف میں بھی آیا ہے۔ مرزا صاحب نے اس نام پر بھی اپنا قبضہ جما لیا۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ تھا ؎

آدمم نیز احمد مختار ۔ در برم جامۂ ہمہ ابرار
(درثمین)

یعنی میں (منہا) تمام نیک لوگوں کے اوصاف سے متصف ہو کر آیا ہوں۔ ان میں ایک ذوالقرنین بھی ہے۔ ۱۹ فروری سنہ رواں کے "الفضل" میں ایک مفصل نوٹ شائع ہوا ہے جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ ذوالقرنین کا قصہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانے کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔

پھر ذوالقرنین کے سفر مغرب و مشرق کو مرزا صاحب پر چسپاں کیا ہے۔

یہ دعویٰ دراصل مرزا صاحب کی کتاب (براہین احمدیہ حصہ پنجم) سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"اسی طرح خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں۔ یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں کیونکہ سورہ کہف سے ثابت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب وحی تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی نسبت فرمایا ہے قلنا یاذاالقرنین۔ پس اس وحی الٰہی کی رو سے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس امت کیلئے ذوالقرنین میں ہوں اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے۔ مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ذوالقرنین وہ ہوتا ہے جو دو صدیوں کو پانے والا ہو۔ اور میری نسبت یہ عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جس قدر اپنے اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر رکھی ہے۔ ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے تو ظاہر ہوگا کہ میں نے ہر ایک قوم کی دو صدیوں کو

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۳)

بحث میں سند کتب معتبرہ سے پیش ہو۔ لیجئے صاحب! اب تو شکایت نہ ہونی چاہئے۔ آپ کا یہ خوف بھی دور کئے دیتے ہیں کہ ہم بذات خود اس میں نمائندہ اہل حدیث نہیں ہونگے بلکہ آپ کی منظوری کے بعد ملک عبدالعزیز صاحب ملتانی کو جماعت اہل حدیث کا نمائندہ اور مولوی عبدالشکور صاحب لکھنوی کو جماعت حنفیہ کا نمائندہ پیش کر دیتے اور شیعہ کے تین ممبر ہونگے۔ یہ مجموعہ پنچ تن ہو جائیگا۔ ہم آپ کی خاطر یہ بھی مان لیں گے کہ مقام کمیشن لکھنؤ ہو یا لاہور۔ بس اب تو آپ کو کمیشن کی منظوری میں عذر نہیں ہونا چاہئے۔ (اہلحدیث)

ش۔ یقیناً ہم آپ کی اس تجویز کو منظور کرتے ہیں بیشک آپ ہمارے حنفی بھائیوں کے ساتھ مل کر کمیشن میں آئیں اور فیصلہ کرائیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ کتب معتبرہ سے سند پیش کی جائے۔ ہم اسی روز کو روز عید سے زیادہ خوشی کا دن سمجھیں گے جس روز آپ کا کمیشن ہمارے عقائد کی تحقیق کرنے کی تکلیف فرمائیگا۔ آپ ضرور کمیشن مقرر کرائیے گورنمنٹ اگر منظور نہ کرے تو آپ اپنی آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس سے منظوری حاصل کر کے ہمیں اطلاع دیجئے ہم بھی جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب یا آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے منظوری لیکر آپ کو اطلاع دینگے۔ بس اب دیر نہ کیجئے گا تاکہ آئے دن کے فسادات بند ہو جائیں اور ملک میں امن و امان قائم ہو جائے۔ ہم اس کمیشن کے لئے ابھی سے چشم براہ ہیں۔ (اہلحدیث)

ش۔ نہیں جناب۔ امام حسینؑ کی مخالفت میں نہیں بلکہ رسم تعزیہ کی مخالفت میں ... ہے۔ یہ آپ کی خوش فہمی ہے کہ آپ ... کو ایک ... ہیں ... جب اہل بیت ... ش

ahmadimuslim.de

پایا ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۰)

اہلحدیث | مرزا صاحب کے اس دعوے کی تشریح قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب نے یوں کی ہے کہ:۔

اب ہم اپنے عہد مبارک میں جو دیکھتے ہیں تو اسمیں ایک امام ہمام اور مہدی آخرالزماں جیسے دو دان کو پاتے ہیں کہ وہ بلحاظ اس معنے قرن کے جس میں سو برس قرن کے معنے لئے گئے ہیں ذوالقرنین ہے جیسے ہمارے نقشہ سے ظاہر ہے اور اس قدر دونوں صدیوں کو اس ذوالقرنین نے لیا ہے کہ ایک سعادت مند کو اعتراض کا موقع نہیں رہتا بلکہ حیرت اور یقین ہوتا ہے کہ یہ کیسی آیہ بینہ ہے اور دلیل نیرّ اس امام کے لئے ہے۔ اور اس ذوالقرنین نے بھی نہایت مستحکم دیوار دعاؤں اور حجج و دلائل نیرہ کی بلکہ یوں کہیں کہ مسئلہ وفات مسیح اور ابطال الوہیت مسیح کی بنادی ہے کہ اب ممکن ہی نہیں یاجوج ماجوج ہماری جنت اسلام پر حملہ کرسکے اور کبھی اس میں داخل ہوسکے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء عن الاسلام والمسلمین۔ سعدی نے مال و زر کو بھی سد بنایا تھا مگر وہ سد کیا سد تھی جیسے سعدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے

ترا سد یاجوج کفر از زر است

سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود ۱۸۳۹ء

عمر حضرت صاحب	سنہ عیسوی	کس سنہ کی ایک صدی کا اختتام اور دوسری کا آغاز ہوا
۱	۱۸۴۰ء	سنہ ۵۶۰۰ یہود
۸	۱۸۴۷ء	سنہ ۲۶۰۰ رومی
۹	۱۸۴۸ء	سنہ ۱۹۰۰ بکری
۱۳	۱۸۵۲ء	سنہ ۱۹۰۰ عیسوی انطاکیہ
۱۴	۱۸۵۳ء	سنہ ۲۴۰۰ بنو نضر
۱۹	۱۸۵۸ء	سنہ ۱۹۰۰ جولین عیسوی
۲۳	۱۸۶۲ء	سنہ ۱۹۰۰ ہسپانی
۲۷	۱۸۶۶ء	سنہ ۱۸۰۰ بکابیز
۲۹	۱۸۶۸ء	سنہ ۲۳۰۰ مثانک سائیکل
۳۱	۱۸۷۰ء	سنہ ۱۹۰۰ ایکشن
۳۴	۱۸۷۳ء	سنہ ۱۹۰۰ اکتیسی
۳۶	۱۸۷۵ء	سنہ ۲۰۰۰ صوریہ
۴۰	۱۸۷۹ء	سنہ ۱۸۰۰ تباہی یروشلم
۴۳	۱۸۸۲ء	سنہ ۱۳۰۰ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام
۴۵	۱۸۸۴ء	سنہ ۱۶۰۰ ڈایوکلیشن
۴۶	۱۸۸۵ء	سنہ ۳۹۰۰ ابراہیمی
۴۸	۱۸۸۷ء	سنہ ۶۶۰۰ جولین
۴۹	۱۸۸۸ء	سنہ ۲۲۰۰ مقدونی
۵۱	۱۸۹۰ء	سنہ ۲۰۰۰ صدونیہ
۵۳	۱۸۹۲ء	سنہ ۵۹۰۰ منڈین
۵۳	۱۸۹۲ء	سنہ ۴۷۰۰ قسطنطنیہ ملکی
۵۵	۱۸۹۴ء	سنہ ۱۳۰۰ فصلی
۵۶	۱۸۹۵ء	سنہ ۱۶۰۰ صعودی
۵۹	۱۸۹۸ء	سنہ ۴۷۰۰ سکندری
۶۱	۱۹۰۰ء	سنہ ۱۹۰۰ عیسوی
۶۳	۱۹۰۲ء	سنہ ۷۵۰۰ یونانی منڈین
۶۶	۱۹۰۵ء	سنہ ۲۷۰۰ الطاقیہ مذہبی

(کتاب نورالدین صفحہ ۱۷۰ و صفحہ ۱۷۱)

ناظرین! | آپ لوگ سمجھے ہونگے کہ ذوالقرنین ہونے کے مدعی کو شاہی لباس میں جلوہ نما ہونا چاہئے تھا مگر یہاں معاملہ دگرگوں ہے۔ قادیانی تمثلات بالکل مخصوص ہوتے ہیں۔ آخر آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ مرزا صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ "میں اللہ ہوں پھر میں نے آسمان زمین بنایا" (آئینہ کمالات اسلام)

اس عظیم الشان خواب کا نتیجہ کیا ظاہر ہوا؟ یہی نا کہ حقیقی خالق ارض و سما کے حکم کے ماتحت دنیا سے رخصت ہوگئے اور دنیا کو یہ کہنے کا موقع دیا ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری انکی شیخی جھڑ گئی دو گھڑی کے بعد

سدّ سکندری | مرزا صاحب چونکہ اپنے زعم میں ذوالقرنین بنے ہوئے تھے اور ذوالقرنین کا بڑا کارنامہ یہ تھا کہ اس نے دو پہاڑوں کے درمیان ایک بلند دیوار کھڑی کی تھی۔

اب سوال ہوتا تھا کہ وہ کونسی دیوار ہے جو مرزا صاحب نے بنائی اور یاجوج ماجوج کون لوگ ہیں۔ اس کے متعلق "الفضل" قادیان کے الفاظ قابل دید و شنید ہیں۔ جن کو پڑھ کر ناظرین اس نتیجہ پر بآسانی پہنچ سکتے ہیں کہ شیخ چلی گو خود مر گیا لیکن اپنے اثر یافتہ شاگرد ضرور چھوڑ گیا۔ اس کی تصدیق "الفضل" کے بیان ذیل سے ہوتی ہے:۔

"پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود (مرزا صاحب) ایک اور سامان کے پیچھے پڑیگا۔ اور جب وہ ایک ایسے موقع پر پہنچے گا۔ یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائیگا۔ جس کو بین السدین کہنا چاہئے۔ یعنی دو پہاڑوں کے بیچ مطلب یہ کہ ایسا وقت پائیگا۔ جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہونگے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر ایک خوفناک نظارہ دکھائیگی تو ان دو نو طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائیگا۔ اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کی ہدایات سے فیضیاب ہونگے تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنادیں۔ وہ جواب میں کہیگا کہ جس بات پر مجھے خدا نے قدرت بخشی ہے۔ وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں۔ یعنی ایسے طور پر اس پر حجت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کرسکیں لوہے کی سلیں مجھے لادو تا آمد و رفت کی راہوں کو بند کیا جائے یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو۔ اور پوری استقامت اختیار کرو۔ اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو اور پھر سلوں میں آگ پھونکو جب تک کہ

(ازالہ اوہام مرزا صاحب ... صفحہ ۴۷۵ ... جلد ۲)

وہ خود آگ بن جائیں یعنی محبت الہٰی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ کہ خود الہٰی رنگ اختیار کرو۔

پھر آیات متذکرہ بالا کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا کہ مجھے تانبا لا دو کہ میں اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دونگا۔ پھر بعد اس کے یاجوج ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کر سکیں۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث ایسی تفسیر اور ایسے استدلال کا جواب کون دیگا جو ہماری سمجھ میں تو کیا خود قرآن لانے والے فرشتے (جبرئیل) کی سمجھ میں بھی نہ آسکتا ہو۔ بہرحال ہم جو سمجھے ہیں وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب (قادیانی ذوالقرنین) نے دلائل قاہرہ کی ایک دیوار قائم کردی ہے جسکی وجہ سے یاجوج ماجوج یعنی کفار اسلام کے ملک پر حملہ نہیں کرسکتے اس میں شک نہیں کہ یاجوج ماجوج مرزا صاحب کی اصطلاح میں برطانیہ اور روس ہیں (حمامۃ البشریٰ) برطانیہ نے بحیثیت حکومت تو کبھی اسلام پر حملہ نہیں کیا۔ البتہ مذہبی حیثیت سے اس کے پادریوں نے اسلام پر کئی حملے کئے اور اب تک برابر کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر لاہور کے عیسائی رسالے (المائدہ اور اخوت) ملاحظہ ہوں۔ جن کے جواب پر قادیانی اخبارات متوجہ نہیں ہوتے۔

پادری سلطان محمد نے تفسیر القرآن لکھی تو حملے کی صورت میں لکھی۔ پادری علی بخش نے تفسیر لکھی تو حملے کی شکل میں لکھی۔ پادری عبدالحق اسلامی توحید پر برابر حملے کرتا رہتا ہے۔ کہاں تک شمار کریں۔ کسی ہندوستانی سے مخفی نہیں کہ آئے دن عیسائیوں کی طرف سے اسلام پر حملے ہوتے ہیں۔ مگر قادیانی پریس کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔

شاید وہ یہ جواب دیں کہ عیسائیوں کے اعتراضات غیر معقول ہوتے ہیں تو کیا مرزا صاحب کے دیوار بنانے سے پہلے وہ اعتراضات معقول ہوتے تھے۔ وہی توحید تثلیث کا مقابلہ جو نزول قرآن کے وقت تھا وہ اب بھی ہے پھر معقولیت میں فرق کیونکر آگیا؟ بہرحال مرزا صاحب کی مسیحیت اور ذوالقرنینیت کا نقشہ استاد غالب کے شعر میں یوں دکھایا جاسکتا ہے ؎

خوب دیکھی ہے مسیحیت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

نتیجہ صحیحہ رسالہ نور الدین کی مندرجہ بالا تصریحات کو ناظرین ایک نظر پھر دیکھیں تو ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کی عمر انہتر ۶۹ سال پائینگے جو مرزا صاحب کے بیان اور حکیم صاحب کی تصریح کے مطابق ناقابل تردید ہے حالانکہ آپ نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷ پر اپنی عمر کی بابت الہام شائع کیا ہوا ہے کہ میری عمر کم سے کم ۷۴ سال ہوگی پھر آپ پانچ سال پہلے کیوں تشریف لے گئے؟ اسکی بابت ہم جو جواب دینگے وہ وجدانی ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی صاحب اس کو نہ مانیں۔ اس لئے نہ ماننے والوں کو اس سے بہتر جواب دینا چاہئے۔

وجدانی جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جب آخری فیصلے کا اشتہار شائع کیا اور اس میں دعا کی کہ "ہم دونوں (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے جھوٹا پہلے مرے" تو اس دعا کی قبولیت خدا کی طرف سے مرزا صاحب کو ایک الہام کے ذریعہ سے پہنچ گئی تھی۔ جو یہ ہے:۔
اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ (میں نے تیری دعا قبول کرلی)

اس پر مرزا صاحب کو خیال ہوا ہوگا کہ ایسا نہ ہو کہ ثناء اللہ مجھ سے پہلے مرجائے اور میری یہ دعا بے اثر ہوجائے لہذا انہوں نے اپنی دعا اور الہام خداوندی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے

من نہ کردم شما حذر بکنید

کہتے ہوئے دنیا سے رحلت فرمائی۔ ع

وا حسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

تردید کفارہ مسیح

(بقلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر ضلع بستی)

(۴)

بے خطا کو ہولناک سزا دینی عقلاً و نقلاً درست نہیں

یسوع مسیح کو عیسائی گروہ نہایت پاک باز، بے گناہ اور معصوم ہستی قرار دیتا ہے۔ باوجود بے گناہی کے اس کا معتقد ہے کہ مسیح کو آسمانی باپ نے سولی پر چڑھا دیا تو جواب ملتا ہے کہ گناہگار انسانوں کو سزا سے بچانے کیلئے یہ خلاصہ ہے اُس اعتقاد کا جو مسیحی یسوع مسیح کی نسبت رکھتے ہیں۔ اب ہم اس کی تردید کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو خروج باب ۳۴ نقرہ ۶ و ۷ میں مذکور ہے:۔

خداوند خدا رحیم اور مہربان ہے اور قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی اور ہزار پشتوں تک فضل رکھنے والا ہے۔ گناہ اور خطا اور تقصیر کا بخشنے والا ہے۔

پس جب وہ ایسا رحیم اور شفیق ہے کہ صرف اصل مجرم کے گناہ کو معاف کرتا ہے بلکہ اس کی نسل کے ہزار پشت تک کے لئے اپنا فضل کرتا ہے تو بھلا ایسے خدا کی طرف یہ نسبت کرنی کہاں تک درست مانی جاسکتی ہے کہ وہ غیر مجرم کو سولی پر چڑھا دینے کو اپنے انصاف اور رحم کا ناگریز طریقہ اور اسے لاجواب نسخہ سمجھے گا۔

دوسرا حوالہ:۔

لعنت اس پر جو بے گناہ کو قتل کرنے کے لئے انعام لے اور سب لوگ کہیں آمین۔"

(استثنا ۲۷/۲۵)

اس سے معلوم ہوا کہ بے گناہ کو قتل کرنا یا سولی دینا باعث لعنت ہے۔ تو بس وہی خدا جس نے اسکو لعنت قرار دیا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ خود ہی مسیح جیسے غیر مجرم کو سولی پر چڑھا کر رحم و انصاف دونوں سے گریز کرے

تیسرا حوالہ استثنا ۲۴/۱۶ میں مذکور ہے:۔

بیٹوں کے بدلے باپ نہ مارے جاویں نہ باپ کے

جوابات نصاریٰ - یعنی پادریوں کے اعتراضات کا مدلل (۴۶۴) اور مالا جواب - قیمت ۸ /، مجلد ۱ - ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث

بدلے بیٹے مارے جاویں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب ملا جاوے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر مجرم کو سزا نہیں دیجا سکتی اور یہ بھی معلوم ہؤا کہ مجرم کو اپنے جرم کی سزائیں خود بھگتنی پڑتی ہے۔

مسیح کی انجیلیں اسی قانون پر صاد کرتی ہیں۔ چنانچہ مسیح فرماتے ہیں:۔

یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (متی $\frac{5}{17}$)

اور فرماتے ہیں:۔

کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (متی ...)

اب عقلاً تو ظاہر ہی ہے کہ کسی معدلت شعار حکومت کا یہ طرز عمل نہیں ہوسکتا کہ مجرم کو چھوڑ کر غیر مجرم کو سزا دے۔ کیا ڈاکوؤں اور خونیوں کے بدلے شہری شرفا کو سزا دیا جانا مبنی بر انصاف و رحم ہوگا۔ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو ٹھیک اسی طرح بلا جرم مسیح کا پھانسی پر لٹکایا جانا اُسی رحم و انصاف کے خلاف ہے۔ جس رحم و انصاف کے برقرار رکھنے کیلئے مسئلہ کفارہ تجویز ہؤا تھا۔

کفارہ کے معتقدین کہتے ہیں کہ کفارہ پر ایمان کے بعد عمل بر شریعت ضروری نہیں۔ جس کی تفصیل آگے آئیگی۔ اس لئے کفارہ خلاف اخلاق ہے اور معاصی پر دلیر بنانے کا بہت ہی قوی سبب ہے۔

تفصیل میں جانے سے پہلے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عہد عتیق و جدید دونوں کتابوں میں شریعت پر عمل کرنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ چنانچہ استثنا $\frac{26}{27}$ میں لکھا ہے:۔

لعنت اس پر جو شریعت کی باتوں پر عمل کرنے کیلئے ان پر قائم نہ رہے اور سب لوگ کہیں آمین۔

دوسرا حوالہ۔ احبار $\frac{18}{5}$ میں ہے:۔

سو تم میرے سب آئین اور احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا۔

تیسرا حوالہ۔ یوحنا $\frac{14}{15}$ میں ہے:۔

اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو۔

چوتھا حوالہ۔ اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ (متی $\frac{19}{17}$)

نامہ اول یوحنا باب ۲ فقرہ ۴ میں لکھا ہے کہ:۔

جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اُسے جان گیا ہوں اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور جو کوئی اس کے کلام پر عمل کرے اس میں یقیناً خدا کی محبت ہے۔

پانچواں حوالہ۔ نامہ یعقوب باب ۲ فقرہ ۲۰ میں ہے:۔

مگر اے نکمے آدمی کیا تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر عمل کے بیکار ہے۔

ان سب حوالوں سے صاف طور پر عمل بر شریعت کی تاکید شدید ثابت ہوتی ہے۔ اب ان حوالوں کو پڑھئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شریعت پر عمل کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

نامہ رومیوں $\frac{3}{20}$ میں لکھا ہے:۔

شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راستباز نہیں ٹھیریگا۔

گلتیون $\frac{2}{16}$ میں پولوس رسول لکھتے ہیں:۔

ہم یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھیرتا ہے خود بھی یسوع مسیح پر ایمان لائے تاکہ ہم ایمان لانے سے راستباز ٹھیریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھیریگا۔

پولوس نے تو عمل بر شریعت سے منع بھی کیا ہے۔

گلتیوں $\frac{5}{4}$ میں لکھا ہے:۔

تم جو شریعت کے وسیلہ سے راستباز ٹھیرنا چاہتے ہو مسیح سے الگ ہوگئے اور فضل سے محروم۔

پولوس رسول نے شریعت کو لعنت بتلایا۔

گلتیون $\frac{3}{13}$ میں لکھا ہے:۔

مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔

ان حوالوں سے صاف معلوم ہؤا کہ آدمی کے گناہوں کیلئے یسوع مسیح اس طرح کفارہ ہو چکے ہیں کہ ان کو شریعت پر عمل کرکے نجات حاصل کرنے کی کچھ ضرورت نہ رہ گئی۔ کیونکہ شریعت ایک لعنت تھی اور لعنت سے چھوٹنا ہی اچھا ہے۔ تو اب اگر معتقدین کفارہ جملہ معاصی کے مرتکب ہوں تو ان کو یہ سمجھنے کا حق ہے کہ ان برائیوں سے ہماری کوئی گرفت نہ ہوگی اور ہم بے روک ٹوک بے حساب کتاب جنت میں جاویں گے۔

اگر کفارہ کے خلاف اخلاق ہونے میں ابھی کچھ شک ہے تو کفارہ کی مزید تشریح یوحنا رسول کی زبانی سنئے۔ ارشاد ہے:۔

اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی۔

(یوحنا نامۂ اول $\frac{2}{1}$)

پولوس رسول کا بیان سنئے:۔

پس اب جو یسوع مسیح میں ہیں ان پر کوئی سزا نہیں۔ (رومیوں $\frac{8}{1}$)

پولوس رسول کا دوسرا بیان سنئے:۔

خدا کا وہ فضل ظاہر ہؤا جو سارے آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔ (ططس $\frac{2}{11}$)

یوحنا رسول کا دوسرا بیان سنئے:۔

دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھائے جاتا ہے۔ (یوحنا $\frac{1}{29}$)

پس مسیح کی نسبت گناہوں کے کفارہ کا اعتقاد رکھنے والوں کو کسی گناہ کے کرنے سے آخر کونسی چیز مانع ہوسکتی ہے اور معاصی اور جرائم کے کھلے بندوں ارتکاب کرنے میں انہیں شریعت کے کس آئین کا ڈر ہوسکتا ہے۔ الغرض انہیں نہ شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی معصیت خوف کی کوئی وجہ ہے۔

یہی سبب ہے کہ باوجودیکہ زناکاری کی ممانعت موجود ہے (متی $\frac{19}{18}$) (استثنا $\frac{5}{18}$) اور سودخواری کی بھی ممانعت موجود ہے بایں لفظ کہ سود پر اپنے بھائی کو قرض مت دے (احبار $\frac{25}{36}$) اسی طرح غلہ کا بھی سود پر دینا ناجائز لکھا ہے۔ (استثنا $\frac{23}{19}$)

نوید جاوید۔ عیسائیت کی تردید میں ایک بے نظیر اور (۲۷۷) مشہور کتاب۔ قیمت ... پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اور ختنہ یکمانہ کی بھی ممانعت موجود ہے۔ حالانکہ (مسیح بھی نا پاک حیوانات سے کے کھاتے تھے ان کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاتا۔ (اخبار ۱۱)

اسی طرح شراب خواری کی بھی ممانعت موجود ہے۔ (امثال ۲۳۔ ہوسیع ۴ اہل کرنتھیوں ۶۔ گلتیون ۵)

اسی طرح عمل برختنہ ضروری تھا (یوحنا ۷)

اور اتنا ضروری حکم تھا کہ حضرت ابراہیم نے حکم ختنہ کے بعد فوراً عمل کیا خود اور اپنے صاحبزادہ اسمٰعیل کا ختنہ کرایا۔ حالانکہ اس وقت حضرت ابراہیم ۹۹ برس کے ضعیف بزرگ تھے اور حضرت اسمٰعیل تیرہ برس کے جوان تھے۔ (پیدائش ۱۷)

اسی طرح عمل شہوت کا حال پیدائش ۱۵ میں بھی ہے۔

مگر ان سب امور و احکام کو پس پشت ڈالا گیا اور عیسائی سلطنتوں نے ان نافرمانیوں میں اپنی پشت پناہی پہنچائی۔ چنانچہ عیسائی گورنمنٹ کے زیر سایہ سودی بنک اور سودی کاروبار بلا امتیاز جاری ہے۔ ہزارہا شراب خانے اور شراب کی کمپنیاں ہیں۔ جن کی ٹیکس سرکاری رقم میں جمع ہوتی ہے اور اسی سے حسب بیان "جامعہ" دہلی تعلیمی اداروں میں امداد پہنچائی جاتی ہے۔ اسی طرح قحبہ خانے عروج پر ہیں۔ معمولی ٹیکس لیکر ان کی پوری اعانت ہوتی ہے۔ سور ان کی عام غذا ہے۔ ختنہ وغیرہ امور سے انہیں پولوس رسول ہی نے روک دیا ہے۔ بایں الفاظ:۔

اگر تم ختنہ کراؤ گے تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ (گلتیون ۵)

مسیح یسوع میں نہ تو ختنہ کا کچھ کام ہے نہ نامختونی کا۔ (گلتیون ۶)

اور اسکو جسمانی نمود و ریاکاری بتلایا ہے۔ (۱۱)

پس اصل چیز یہی ہے کہ کفارہ مسیح کا اعتقاد ہی انسان کو اعمال کی جانب سے بے پرواہ کر دیتا ہے اور ارتکاب معاصی پر جری بناتا ہے۔ کیونکہ انہیں آخرت کی پکڑ کا ڈر ہی نہیں۔ اور زنا و شراب و سود وغیرہ جیسے قواحش پر سلطنت کا بھی کوئی ڈر نہیں۔

عیسائی کہتے ہیں کہ عیسائیت عالمگیر ہے ساری دنیا میں پھیل کر رہیگی۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر عقیدہ کفارہ دنیا میں پہیلا ہوا اس کی تشریح سب کو معلوم ہوگئی تو موجودہ حالت سے دنیا اپنی بدامنی اور بداخلاقی میں انتہائی عروج پر ہوگی اور اخلاق انسانی کی خرابیوں اور بدعملیوں کی کوئی حد نہ رہے گی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کفارہ بلحاظ نتائج روحانی زندگی کے لئے تباہ کن ہے۔ اس لئے کفارہ عقلاً ناپسندیدہ ہے اور نقلاً قرآن کریم کی زبان سے۔ جبکہ فرمایا ہے

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى

اور تورات استثنا ۲۴/۱۶ کے بیان سے بھی۔

یعنی قرآن کریم نے صاف طور پر جرائم کے انسداد کیلئے یہ قانون بیان کرتا ہے کہ جب تم جرم کروگے تو تم ہی مصیبت جھیلو گے۔ بقول شاعر ؎

جو ہم نے اٹھایا تھا۔ مصیبت کون جھیلے گا

پس قرآن کریم نے نہ تو اعمال شریعت سے روکا ہے اور نہ گناہ کو دوسرے پر ڈال کر کوئی آزادی دی ہے اور کفارہ کا معاملہ برعکس ہے۔ اسلئے کفارہ عقل و نقل کے مطابق نہیں۔

کاش! عیسائی حضرات گوشہ عزلت میں تنہائی و خلوت میں بیٹھ کر اپنی نجات و عقیدہ کفارہ پر غور و خوض کریں۔ والسلام!

شانِ توحید

شیخ شمشاد علی صاحب (ابوالعرفان مست) گونڈوی نے یہ نظم جلسہ کانفرنس کے لئے بھیجی تھی۔ جلسہ میں حاضرین کی اکثریت اُردو سے مانوس نہ تھی۔ اس لئے اس قسم کی نظمیں نہ پڑھی گئیں لہٰذا اخبار "اہلحدیث" میں درج ہے۔ (مدیر)

سننے آئے ہیں ملائک بھی بیانِ توحید ‖ اللہ اللہ یہ ہے عظمت و شانِ توحید
ہر تنِ مردہ کو بخشیں گے حیاتِ تازہ ‖ اپنی تقریروں سے سب روح روانِ توحید
ہے نئی طرز سے توصیف و ثنا اللہ کی ‖ ہر نئے رنگ میں آئینہ ہے شانِ توحید
اپنے تو اپنے ہیں غیروں کو بنایا اپنا ‖ ایسا دلچسپ ہے دلکش ہے بیانِ توحید
شرک و بدعات کی تردید ہدایت کا سبق ‖ کام کرتے ہیں سبھی کارکنانِ توحید
لوگ اس پر بھی نہ سمجھیں تو یہ شامت اُن کی ‖ سادہ لفظوں میں تو آئینہ ہے شانِ توحید
مُہر ہے آنکھ پہ کانوں پہ دلوں پر اُن کے ‖ وہ سمجھتے ہی نہیں طرزِ بیانِ توحید
چشمِ حق بیں کو ذرا کھول لو دنیا والو ‖ چپہ چپہ پر ہے آباد جہانِ توحید
ذرے ذرے سے نمایاں ہے خدا کی قدرت ‖ تم مٹا سکتے ہو دنیا سے نشانِ توحید؟
شرک کے کفر کے بیکار یہ منصوبے ہیں ‖ کیا سمجھتے ہو تم اے دشمنِ جانِ توحید
اسکی تعمیر میں صناعیِ قدرت ہے عیاں ‖ دل سے دیوار سے آئینہ ہے شانِ توحید
اس کی بنیاد ہلا دو یہ بہت مشکل ہے ‖ ہے بنا کردۂ اللہ مکانِ توحید
زرغۂ کفر میں ہم دیکھ رہے ہیں افسوس ‖ جسمِ مسلم سے نکلتی ہوئی جانِ توحید
شہ رہِ ہدایت جو ہے منزل کی تلاش ‖ موڑ دو کفر کی گھاٹی سے عنانِ توحید
سیدھے رستے پہ چلے آؤ موحد بن کر ‖ کہ وہ منزلِ عرفاں پہ نشانِ توحید
اسلحہ جاتِ ہدایت سے مسلح ہو کر ‖ پھونک دو کفر کے بتخانے میں سنانِ توحید
کھول لو آنکھ تو ہو جائے حقیقت ظاہر ‖ نظر آنے لگے ہر ذرے میں شانِ توحید

شاد ہو جائینگے لب پہ چوم کے آنے والے
مستِ توحید و سنن ہونگے سنانے والے

(۸) یعنی [illegible]

مروجہ مجالس میلاد اور جشن میلاد النبی پر تبصرہ

مندرجہ بالا عنوان پر ایک مضمون معاصر الفرقان بریلی بابت ماہ ربیع الآخر ۱۳۷۵ھ میں مولوی حبیب احمد صاحب کیرانوی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ چونکہ یہ ایک علمی اور تحقیقی مضمون ہے اور ایک حنفی المذہب کا مرقومہ ہے۔ اسی لئے ہم ناظرین اہلحدیث تک اسے پہنچاتے ہیں۔ تاکہ مدعیان حنفیت بھی اس سے خاطر مستفیض ہوں۔ (مدیر)

اخبار "الامان" دہلی کے میلاد نمبر میں ایک مضمون مجالس مولویہ کے انعقاد پر محققانہ بحث" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں صرف ذاتی تحقیق پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ مخالفین پر طعن بھی موجود ہے۔ لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ اس تحقیق کی حقیقت ظاہر کردیں۔ تاکہ فاضل محقق اپنی تحقیق کی غلطی پر متنبہ ہوکر حق کی طرف رجوع کریں۔ پس ہم کہتے ہیں کہ

(الف) اس امر پر دونوں فریق متفق ہیں کہ ان میلادی محافل کا وجود نہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں تھا اور نہ صحابہ کے زمانہ میں اور نہ تابعین کے زمانہ میں نہ تبع تابعین کے زمانہ میں جن کی خیریت کی شہادت رسول اللہ نے دی ہے یہ صرف شر القرون کی ایجاد ہے جبکہ زمانہ اجتہاد ختم ہوچکا تھا اور کوئی مجتہد باقی نہ رہا تھا بلکہ صرف مقلد ہی مقلد باقی رہ گئے تھے جنکو اجتہاد کا حق نہ تھا بلکہ انکا کام صرف مجتہدین کی تقلید تھا

(ب) یہ حقیقت بھی فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ ان مجالس کا موجد کوئی دیندار عالم نہ تھا جس نے آیات و احادیث کے تابع ہوکر ان کا احداث کیا ہو۔ بلکہ وہ ایک دنیادار بادشاہ تھا جس کو قرآن و حدیث سے کوئی واقفیت نہ تھی۔ اور نہ اس کو ان سے مسائل کے استنباط کا حق تھا۔

(ج) یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ ہر زمانہ میں علماء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک دنیادار، دوسرے دیندار۔ دنیادار دین کو دنیا کی عوض بیچ دیتے ہیں لیکن دیندار ایسا نہیں کرتے۔

(د) یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ اختلاف افہام مجتہدین میں بھی ہوتا ہے اور غیر مجتہدین میں بھی اور بعض لوگوں کی نظر سطحی ہوتی ہے اور بعض کی نہایت گہری۔ گہری نظر اور دقیق فہم والے افراد کم ہوتے ہیں اور سطحی نظر والے افراد زیادہ۔ چنانچہ خدا نے امام ابوحنیفہ کو جو نظر دقیق عطا فرمائی تھی وہ دوسرے مجتہدین کے لئے بھی حاصل نہ تھی۔ اسی وجہ سے انہوں نے انکو "صاحب رائے" کا لقب دیا۔ پس جبکہ مجتہدین میں یہ اختلاف افہام موجود ہے تو غیر مجتہدین میں یہ اختلاف بالاولیٰ ہے

(ہ) یہ حقیقت بھی فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ صرف مقلدین کا اجماع بھی حجت نہیں۔ چہ جائیکہ کثرت۔

(و) یہ حقیقت بھی متفق علیہ ہے کہ اس مسئلہ میں ابتدا ہی سے اختلاف موجود ہے۔ چنانچہ علامہ تاج الدین فاکہانی ابن الحاج مالکی، مولانا عبدالرحمٰن مغربی حنفی، مولانا نصیر الدین شافعی، مولانا شرف الدین حنبلی۔ مولانا قاضی شہاب الدین دولت آبادی وغیرہ مانع ہیں اور دوسرے بعض حضرات مجوز۔

(ز) یہ حقیقت بھی متفق علیہ ہے کہ مقلد کو بلا ضرورت ملجئہ براہ راست دلائل شرعیہ سے استنباط مسائل کا حق نہیں۔ کیونکہ یہ کام صرف مجتہد کا ہے۔ اگر مقلد کو بھی یہ حق ہو تو وجوب تقلید کے کوئی معنی نہیں۔

جبکہ یہ تمام امور ہمارے اور ان کے درمیان متفق علیہ ہیں تو ان سے معاملہ کی حقیقت بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ جس بادشاہ نے ان محافل کا احداث کیا ہے اس نے دلائل شرعیہ کی بناپر اسکو ایجاد نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اس مسئلہ میں عیسائیوں کے کرسمس ڈے کی نقل اتاری تھی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس نے کسی بری نیت سے ایسا کیا تھا کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی نیت اچھی ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس فعل کی نیت اچھی ہو وہ فعل بھی اچھا ہو۔ چنانچہ قوم موسیٰ نے بت پرستوں کو بت پرستی کرتے دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی "اجعل لنا الٰہًا کما لہم اٰلہۃ" اور صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط" مگر ظاہر ہے کہ اس بارہ میں اصحاب موسیٰ اور اصحاب محمد علیہما السلام کی نیتیں بری نہ تھیں بلکہ صرف ناواقفی کی وجہ سے یہ غلطی ہوئی تھی پس اس بادشاہ نے بھی اپنی ناواقفی سے عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ کی ولادت کی خوشی مناتے ہوئے دیکھ کر خیال کیا کہ ہمارے نبی اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کی ولادت کی خوشی منائیں اسلئے اس نے یہ عمل ایجاد کی اس پر بعض عام ذہنیت رکھنے والے علماء نے بادشاہ کی خوشنودی کیلئے قرآن و حدیث کی ورق گردانی کی اور جس قدر انکو اس بدعت کی تائید میں دلائل مل سکے انہوں نے ان کو جمع کر دیا۔

ان دلائل کو دیکھ کر دیندار علماء میں دو فریق ہوگئے۔ ایک وہ جو اہل بصیرت تھے۔ دوسرے وہ جو سطحی نظر کے لوگ تھے۔ اہل بصیرت نے ان دلائل کی کمزوری کو محسوس کر لیا اور اس سے اختلاف کیا اور اس کے بدعت ہونے کا حکم لگایا سطحی نظر والوں نے ان کو صحیح سمجھ کر ان کے ساتھ موافقت کی اور اسکو بدعت حسنہ قرار دیا۔ اب محقق کا کام یہ ہے کہ فریقین کے دلائل کو پیش نظر رکھ کر انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے

(۱) مانعین کی دلیل یہ ہے کہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل و تقریر کا نام ہے۔ اگر مجوزین کے وہ دلائل صحیح ہیں جن کو قرآن و حدیث سے پیش کرتے ہیں تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دلائل سے ان مجالس کا استحسان کیوں نہ سمجھا اور نبوت کے تیئس ۲۳ برس کے عرصہ میں تیئس ۲۳ دفعہ بارہ ربیع الاول کا دن آیا اور کرسمس ڈے کی نظیر بھی آپ کے آنکھوں کے سامنے موجود تھی۔ مگر باوجود اس کے ایکمرتبہ بھی آپ نے اس کرسمس ڈے کی نقل کا استحسان نہ قولاً بیان فرمایا نہ فعلاً۔ اس کے بعد تیس برس تک خلافت راشدہ کا زمانہ رہا۔ اس زمانہ میں بھی مسلمانوں کے سامنے یہ دلائل موجود تھے۔ مگر ان کو بھی توفیق نہ ہوئی کہ وہ اس عیسائیوں کی نقل کا استحسان قرآن و حدیث سے استنباط کرتے اس کے بعد چار سو برس تک مجتہدین کا زمانہ رہا۔ اور اس عرصہ میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مجتہدگزرے جنہوں نے قرآن و حدیث سے مسائل کے استنباط کے لئے انتہائی محنت کی۔ مگر باوجود اسکے اس بدعت کا استحسان انکو بھی نظر نہ آیا اب جبکہ یہ زمانہ ختم ہوگیا اور وہ زمانہ جس کی شروع تھا۔ تو

اس زمانہ [illegible] بھی وہ سو برس تک اس بدعت کا استحسان کسی کی نظر میں نہ آیا۔ اب جبکہ جہل اپنی پوری قوت پر پہنچ گیا تو اس وقت بھی اس کا استحسان کسی دیندار عالم کی نظر میں نہ آیا۔ بلکہ اس کا استحسان ایک ایسے شخص کو نظر آیا جسمیں کوئی علمی قابلیت نہ تھی۔ اس غیر عالم شخص نے علماء کی رہنمائی کی اور اب ان کو بھی تمام قرآن و حدیث میں یہ بدعت نظر آنے لگی۔ اب اگر ہم علماء مجوزین کے دلائل کی صحت کو تسلیم کر لیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر اس بدعت کی ایجاد کے وقت تک تمام علماء امت صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور دوسرے مجتہدین و غیر مجتہدین کو نعوذ باللہ "جاہل" اور "نافہم" مان لیں۔ تاکہ اس کے مجوزین کی علمی پوزیشن محفوظ رہ سکے۔ سو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی مسلمان اسکی جرأت کر سکیگا بجز مجوزین اور انکے دوسرے ہمنواؤں کے۔

(۲) تمام مقلدین کا اس پر اتفاق ہے کہ دلائل شرعیہ سے براہ راست مسائل کے استنباط کا حق صرف مجتہدین کو ہے اور غیر مجتہدین کو یہ حق نہیں بلکہ ان کا فرض صرف مجتہدین کا اتباع ہے (الا بضرورۃ ملجئۃ) اور جبکہ یہ مسلم ہے تو اب کسی مدعی تقلید کو یہ حق نہیں کہ وہ تقلید ائمہ کو چھوڑ کر براہ راست دلائل شرعیہ سے اس مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ اسکی انتہائی نافہمی ہے کیونکہ وہ اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ میرے قول اور فعل میں تناقض ہے کیونکہ اسکے

سلہ کتب اصول فقہ کی تصریحات آپ کی تائید کرتی ہیں۔ توضیح میں ہے دلیل المقلد ان یقول ھذا ما ادی الیہ رائ ابی حنیفۃ وکلما ادی الیہ راء ابی حنیفہ فھو عندی صحیح پھر اصول کی بلند پایہ کتاب مسلّم الثبوت میں مرقوم ہے اما المقلد فمستندہ قول مجتھدہ ۔ اسی طرح دیگر کتب اصول میں بھی یہ تصریحات ملتی ہیں۔ افراد اہل حدیث جب سنتے ہیں کہ بعض علمائے مقلدین فتوی دیتے ہیں کہ غیر مقلدین کے پیچھے اقتدا جائز نہیں تو وہ اس بنا پر ان سے سوال کرتے ہیں کہ اس فتوی کی دلیل ائمہ مجتہدین کے قول سے دکھائیے کیونکہ مقلد کو حق نہیں ہے کہ بغیر قول امام کے فتوی دے۔ [illegible] جواب میں [illegible] ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ اصول ارباب تقلید کا مسلّمہ ہے اس لئے اس سے انحراف نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ کہنا پڑے گا کہ اس سے انحراف کرنے والے کو دائرہ تقلید سے باہر سمجھنا چاہئے۔ (الحدیث)

[illegible] مجتہد کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں اجتہادی قابلیت نہیں ہے اور اس بدعت کو دلائل سے ثابت کرنے کے معنی ہیں کہ ہمیں اجتہادی قابلیت ہے۔

(۳) ایسے لوگ تارکین تقلید سے بھی زیادہ قابل الزام ہیں کیونکہ انکے اجتہاد کا حاصل تو صرف یہ ہے کہ وہ ایک مجتہد فیہ مسئلہ میں ایک مجتہد کے قول کو ترجیح دے لیتے ہیں اور تمام مجتہدین کے خلاف کوئی بدعت ایجاد نہیں کرتے بلکہ بدعت کو نہایت برا جانتے ہیں۔ اور انکے اجتہادی مسائل میں اگر ایک مجتہد انکا تخطیہ کرتا ہے۔ تو دوسرا مجتہد انکی تصویب بھی کرتا ہے اور یہ لوگ (باوجود ادعائے تقلید محض) اجتہاد کرتے ہیں اور پھر اپنے اجتہاد میں کسی مجتہد کی موافقت بھی نہیں کرتے۔ بلکہ سب سے الگ ایک مسلک اختیار کرتے ہیں اس لئے کسی مجتہد کی تائید انکو حاصل نہیں ہو سکتی۔ لہذا یہ ان سے زیادہ قابل الزام ہیں اور ان کا دعوئ تقلید بھی سراسر جھوٹا ہے۔

(۴) مروجہ حال "عید میلاد" میں جو مفاسد بیشتر تھے وہ بجالہا باقی ہیں اور ان کے علاوہ اسمیں دوسرے مفاسد کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ جسکی وجہ سے اب وہ علماء بھی اسکو جائز نہیں کہہ سکتے جو قدیم میلاد کو جائز کہتے تھے۔ مثلاً جلوس نکالنا، جو کہ موجودہ یورپ کی تقلید ہے۔ چراغاں کرنا جو کہ دیوالی کی نقل ہے باجے گاجے جو کہ بالکل حرام ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پس اس بارہ میں مجوزین کے قول سے بھی استدلال صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس وقت انہوں نے اسکے جواز کا فتوی دیا تھا اس وقت وہ مفاسد اسمیں موجود نہ تھے جو آج ہیں۔

(۵) ان افعال شنیعہ کے اثبات میں قرآن و حدیث میں تحریف کرنی پڑتی ہے۔ جس کا حاصل خدا اور رسول پر بہتان باندھنا ہے جو کہ انتہائی ظلم ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا۔

یہ وہ مضبوط دلائل ہیں جن سے مانعین تمسک کرتے ہیں۔ اب رہے وہ لچر اور پوچ دلائل جن سے مجوزین تمسک کرتے ہیں انکی حقیقت اگرچہ اجمالی طور پر سطور بالا میں معلوم ہو چکی ہے لیکن ہم ان پر تفصیلاً بھی گفتگو کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

(۱) فاضل محقق نے و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ سے ان مجالس کے استحسان پر استدلال کیا۔ حالانکہ یہ کلام الہی کی صریح تحریف ہے کیونکہ اس آیت میں ان مجالس کی طرف کوئی اشارہ بھی نہیں اسلئے کہ آیت کا ماحصل یہ ہے کہ تمام انبیاء سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی خدا کا رسول [illegible] تم لوگ اس کی تصدیق و تائید کرنی ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس مضمون کو جشن میلاد سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ فاضل محقق نے اس آیت کے ذیل میں طبری سے حضرت علی کی ایک روایت نقل کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "لم یبعث اللہ نبیا من آدم فمن دونہ الا اخذ علیہ العھد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ" لیکن اول تو یہ روایت ہی ثابت نہیں کیونکہ اس کا راوی سیف بن عمرو ضالع و کذاب اور متہم بالزندقہ ہے قال ابن حبان یروی الموضوعات عن الاثبات قال وقالوا انہ کان یضع الحدیث اتھم بالزندقہ وقال الحاکم اتھم بالزندقۃ وھو فی الروایۃ ساقط وقال ابوحاتم متروک الحدیث" اور بالفرض اگر ثابت ہو تو اس سے فقط اتنا ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء سے اس کا عہد لیا گیا تھا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے زمانہ میں رسول بنا کر بھیجے جائیں تو تم ان پر ایمان لانا اور انکی مدد کرنا۔ لیکن اس مضمون کو بھی عید میلاد سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اگر روایت میں یہ مضمون ہوتا کہ اگر محمدؐ تمہارے زمانہ میں پیدا ہوں تو تم انکی پیدائش کی اسی طرح خوشی منانا جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی مناتے ہیں تو بیشک انکا مدعی ثابت ہو جاتا لیکن واقعہ یہ نہیں ہے تو پھر انکا مدعی کیونکر ثابت ہے۔

(۲) فاضل محقق نے حضرت عیسیٰ کے اس قول سے بھی جشن میلاد نبوی پر استدلال کیا ہے "والسلام علی یوم ولدت ویوم ابعث حیا" لیکن یہ بھی سراسر غلط ہے کیونکہ اول تو اسکو موجودہ جشن میلاد سے کوئی تعلق نہیں اور اگر ہو بھی تو اس سے [illegible] کا ثبوت ہوگا نہ کہ عید میلاد النبی کا۔ [illegible] کہ عیسائیوں کے ساتھ ہو کر کرسمس منایا کریں۔ پھر اگر اس سے جشن میلاد کا ثبوت ہوتا ہے تو "والسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا" سے جشن میلاد اور جشن وفات [illegible] کا ثبوت ہوتا ہے کیونکہ اسمیں یوم ولادت اور یوم وفات کو ایک حیثیت میں رکھا گیا ہے۔ لیکن یہ جشن میلاد مناتے ہیں اور جشن وفات نہیں مناتے اسکی وجہ بجز عنادی [illegible] کوئی نہیں معلوم ہوتی۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ فاضل محقق نے حضرت عیسیٰ کے قول سے تو استدلال کیا لیکن [illegible] کے قول کو

ظہور المبین، تقلید پرستوں کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قیمت [illegible] (۸۰)

(۳) فاضل محقق نے اپنے استدلال میں لقد جاءکم رسول اور قد جاءکم برھان من ربکم اور یاایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدًا اور ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لیکن ان آیات میں بھی نہ ولادت کا ذکر ہے نہ یوم الولادت کا اور نہ جشن میلاد کا۔ بلکہ بعثت اور ارسال کا ذکر ہے جو کہ ولادت کے چالیس سال بعد کا واقعہ ہے۔ پس اگر ان آیات کی بنا پر جشن کا منانا صحیح ہو سکتا ہے تو جشن بعثت منانا چاہیئے۔ ان آیات کی رو سے جشن ولادت منانا کونسی تک ہے، اور ہم عرض کر چکے ہیں کہ دراصل ان آیات کو کسی جشن سے کوئی تعلق ہی نہیں اور ان سے جشن میلاد جیسی بدعات کو ثابت کرنا بعض آریہ پنڈتوں کے کونوا قردۃ خاسئین وغیرہ آیات سے تناسخ ثابت کرنے سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے۔

(۴) فاضل محقق نے اپنے مدعا پر "اما بنعمۃ ربک فحدث" سے بھی استدلال کیا ہے۔ لیکن یہ بھی سراسر جہالت ہے کیونکہ نعمت میں ولادت کی تخصیص نہیں۔ تو پھر جشن میں ولادت کی تخصیص کی سوائے پیروی نصاریٰ کے اور کون وجہ ہو سکتی ہے۔ پھر اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ تم خدا کی نعمتیں بیان کرو اور یہ ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی ولادت کا جشن نہیں منایا۔ تو اسکی وجہ یا تو یہ ہوگی کہ اس آیت میں اس جشن کا حکم ہی نہ تھا۔ اور اس سے ایسا سمجھنا خود اہل بدعت کی غلطی ہے یا اسمیں حکم تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہیں سمجھا یا سمجھ کر اس پر عمل نہیں کیا تو یہ بھی اہل بدعت ہی کہہ سکتے ہیں غرضکہ یہ استدلال بھی سراسر باطل اور مہمل ہے اور اسکی بنا پر معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر الزام آتا ہے۔

(۵) فاضل محقق نے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا سے بھی استدلال کیا ہے لیکن یہ استدلال بھی غلط ہے۔ کیونکہ اس سے پہلی آیت یہ ہے یاایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمۃ للمؤمنین۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ بذلک میں بجائے موعظۃ وشفاء وھدی ورحمۃ کی طرف اشارہ ہے اور اسی پر خوش ہونے کا حکم ہے اور معنی یہ ہیں کہ قل قد جاءکم [illegible] اللہ ورحمتہ [illegible] فلیفرحوا [illegible] اسمیں ولادت کا کوئی ذکر [illegible] یہ استدلال بھی [illegible] اشارہ ہے [illegible]

جیسا کہ ان بعثت کا مقصود ہے تب بھی اس سے کوئی معنی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس فضل و رحمت کا اولیٰ تعلق بھی ہی مجیئی موعظہ وغیرہ سے ہے نہ کہ ولادت سے پھر استدلال بے معنی ہے اور اگر فضل و رحمت کو عام بھی لیا جاوے تب بھی ولادت کی تخصیص بے معنی ہے بلکہ ہر ایک فضل و رحمت پر جشن منانا چاہیئے۔ الغرض یہ استدلال بھی ہر پہلو سے باطل اور سراسر جاہلانہ ہے۔

پھر ان لوگوں کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ فلیفرحوا کے معنی بھی نہیں جانتے۔ فرح کے معنی خوش ہونے کے ہیں۔ جس کا تعلق دل سے ہے اور جو کہ ایک طبعی کیفیت ہے جو کہ کسی خوشکن واقعہ کے وجود کے وقت پیدا ہوتی ہے نہ کہ خوشی منانے کے۔ جس کا تعلق جشن سے ہے۔ پس فلیفرحوا کے معنی یہ ہونگے کہ ان کو اس سے خوش ہونا چاہیئے نہ یہ کہ انکو اسکی خوشی کسی اور بطور جشن خوشی منانی چاہیئے۔ جیسا کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں اور اگر اسکے معنی جشن منانے کے ہوں تو ماننا پڑیگا کہ صحابہ نے اسپر عمل نہیں کیا۔ پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس حکم کے مخاطب عامۃ الناس ہیں نہ کہ خاص مؤمنین جیسا کہ آیت سابقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں عنوان خطاب یاایھا الناس ہے نہ کہ یاایھا الذین آمنوا اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ فلیفرحوا کے معنی جشن منانے کے نہیں۔ اور نہ سرور قلبی کے ہیں بلکہ اسکے لازمی معنی مراد ہیں یعنی فلیتقبلوہ بطیب النفس (یعنی اسکو بطیب خاطر قبول کرو) اور اس صورت میں بناء استدلال ہی منہدم ہے۔ اس موقعہ پر فاضل محقق نے ایک نوٹ دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ حضور کی ولادت خدا کا سب سے بڑا فضل و رحمت ہے اور اس پر مسرت کا نام عید میلاد ہے۔ سو اس نوٹ میں بھی سراسر نافہمی سے کام لیا گیا ہے کیونکہ اول تو یہ دعویٰ ہی غلط ہے کہ حضور کی ولادت خدا کا سب سے بڑا فضل و رحمت ہے کیونکہ آپ کو عطائے نبوت و کمالات نبوت ضرور اس سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے ولادت کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اگر کہا جاوے کہ ولادت ذریعہ ہے ان کمالات کا۔ اگر ولادت نہ ہوتی تو وہ کمالات کیسے حاصل ہوتے تو یہ اس سے بھی بڑھ کر جہالت ہوگی۔

[illegible] کیونکہ ذرائع ہمیشہ مقاصد سے ادنیٰ ہوتے ہیں اور [illegible]

ولادت سے افضل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ذریعہ ہے آپ کی ولادت کا۔ غرضیکہ یہ دعویٰ سراسر مغالطہ ہے پھر ان کا یہ کہنا کہ اس پر مسرت کا نام عید میلاد ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ مسرت اور چیز ہے اور عید میلاد دوسری شے۔ مسرت کا تعلق دل سے ہے جو کسی خوشکن واقعہ کے وقت طبعی طور پر ہوتی ہے۔ اور عید میلاد جشن ہے۔ پھر ولادت کا تحقق تو ہر وقت ہے۔ اس لئے ہر وقت جشن کرنا چاہیئے اور خاص دن میں خوشی منانے کے معنی سوائے تقلید نصاریٰ کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔

(۶) فاضل محقق نے "ذکرھم بایام اللہ" سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ خدا کے دنوں میں حضور کی ولادت کا دن عظیم المرتبت ہے اسکی یاد دلانا مسلمانوں کیلئے ضروری ہوا۔ اس سے فاضل محقق کی فضیلت اور ادعاء تحقیق کا بھانڈا اچھی طرح پھوٹ جاتا ہے۔ اولاً اس لئے کہ یہ حکم حضرت موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انہوں نے اس پر کس طرح عمل کیا۔ کیا ان کو اپنی ولادت کا دن یاد دلایا۔ اور ان کو اس دن جشن منانے کی ہدایت کی یا ان کو حضرت ابراہیم و حضرت نوح وغیرہ کی ولادت کے دن یاد دلائے اور ان پر جشن منانے کی تعلیم دی۔ اگر نہیں تو جو معنی اس کے اُس وقت نہ تھے اب وہ معنی اسکے کیسے ہو گئے۔ پھر آیت کا مطلب یہ تھا کہ اپنی قوم کو وہ واقعات سنا کر جو نافرمان قوموں کو پیش آئے ہیں انکو نافرمانی سے روکو اور اطاعت پر آمادہ کرو۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ انکو خدا کے دن یاد دلاؤ۔ کیونکہ یہ ترجمہ ذکرھم ایام اللہ کا ہے نہ کہ ذکرھم بایام اللہ کا اور ان دونوں میں جو فرق ہے وہ ایک معمولی استعداد کے طالب علم پر بھی مخفی نہیں چہ جائیکہ ایک فاضل محقق پر۔ اور اگر یہ بھی ہو تو اسمیں بڑے اور چھوٹے کی کوئی قید نہیں لہٰذا ہر روز اور ہر کام کیلئے جشن منانا چاہیئے۔ غرضیکہ یہ استدلال بھی سراسر مغالطہ ہے۔

(۷) فاضل محقق نے "ورفعنا لک ذکرک" سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ جب احکم الحاکمین حضور کے ذکر کو بلند فرما دیں تو ہمارا بھی فرض ہے کہ حضور کا ذکر کریں۔ کیا کہنے ہیں اس تحقیق کے۔ یہ مسلم ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کا ذکر بلند کیا اور اس کیلئے خاص طریقوں کی تعلیم کی جیسا کہ [illegible]

[illegible]

اگر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکو منع فرمائیں تو ہم انکی بھی نہ مانیں۔ اور جب یہ لازم نہیں تو پھر عید میلاد کا اس سے ثبوت کیسے ہؤا؟

۸۔ فاضل محقق نے والضحی واللیل اذا سجی سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ علماء نے ضحیٰ سے مراد ولادت اور لیل سے شب ولادت ہی کو لیا ہے لیکن اول تو یہ بیان سراسر غلط ہے۔ علما کرام کو تو ایسی لغو باتوں کا خطرہ بھی نہیں گزرتا۔ یہ تو صرف جاہلوں کی ایجاد ہے اور نہ قرآن میں یہ معنی مراد ہو سکتے ہیں اس لئے کہ ضحی کے معنی ولادت نہ لغت میں ہیں نہ عرف میں۔ اور اگر استعارہ کیا جائے تو اول تو یہ استعارہ صحیح نہیں اور اگر ہو بھی تو وہ مجاز ہے اور مجاز کیلئے قرینہ کی ضرورت ہے اور یہاں کوئی قرینہ اس کا نہیں۔ اسیطرح لیل سے شب ولادت مراد ہونے پر بھی کوئی قرینہ نہیں بلکہ آگے "اذا سجی" صاف اسکے خلاف شہادت دے رہا ہے کیونکہ اذا استقبل کے لئے آتا ہے اور شب ولادت مدت ہوئی گزر چکی تھی۔ پس ایسا دعویٰ ضرور ایک گونہ تحریف ہوگا۔ اور اس تحریف کے بعد بھی یہ بدعت ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہؤا کہ حق تعالے نے آپ کی ولادت اور شب ولادت کی قسم کھائی سو اس سے یہ کب ثابت ہؤا کہ اس دن جشن منانا جائز ہو۔ آپ قرآن کو پڑھئے اور دیکھئے کہ قرآن میں حق تعالیٰ نے ہر والد اور مولود کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے "ووالد وما ولد لقد خلقنا الانسان فی کبد" اور اسکے علاوہ اور بہت سی چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ مثلاً چاند۔ سورج۔ تین۔ زیتون وغیرہ وغیرہ تو کیا ان سب کا جشن منانا جائز ہوگا۔ حد ہے اس لغویت کی آپ انصاف فرما دیں کہ ایسے لوگوں کو کوئی ذی علم کس طرح قابل خطاب سمجھ سکتا ہے اور انکی مہملات و خرافات کے جواب میں وقت ضائع کرنا کیونکر گوارا کر سکتا ہے جنکی گفتگو کا کوئی اصول ہی نہیں ہو اسلئے وہ ایک دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی خیر یہ تو دلائل قرآنیہ تھے اب دلائل حدیثیہ کی حالت معلوم فرمائیے۔ اس سلسلہ میں اول نمبر یہ حدیث پیش کی گئی ہے۔

ساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی قد خرج منھا نور اضاء لھا منہ قصور الشام ۔ ناظرین غور فرمائیں اس روایت کو جشن میلاد سے کیا تعلق۔ اگر آپ نے کسی موقع پر کسی سلسلہ تقریر میں یہ تذکرہ فرما دیا کہ میں ابراہیم کی دعا کا نتیجہ اور عیسیٰ کی بشارت کا مصداق اور اپنی ماں کی خواب کی تعبیر ہوں تو اس کے معنی یہ کب ہوئے کہ تم عیسائیوں کی تقلید میں میری ولادت کا جشن منایا کرو۔ قرآن میں موسیٰ کی ولادت، عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت، یحییٰ علیہ السلام کی ولادت اور مریم علیہا السلام کی ولادت۔ بلکہ جن وانس، آسمان وزمین وغیرہ کی پیدائش کے تذکرے موجود ہیں۔ تو کیا مسلمانوں نے انکی ولادت اور پیدائش کے جشن منائے؟ اگر نہیں تو آپکا تنا فرما دینے سے جشن میلاد کا جواز کیسے ثابت ہو گیا۔ افسوس ہے کہ اس گروہ کو علم میں استعداد تو کجا، غالباً اس سے معمولی مناسبت بھی نہیں۔ اگر اُن کے ان دلائل کو کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیا جاوے تو وہ بھی یہ ہی کہے گا کہ ان سے زیادہ غیر معقول کوئی نہ ہوگا۔ پھر کسقدر افسوس کی بات ہے کہ اس حالت پر یہ لوگ اجتہاد کے مدعی ہیں اور اسکے ساتھ ہی انکا یہ دعویٰ ہے کہ وہ پکے مقلد ہیں (ضدان لا یجتمعان)

دوسرے نمبر پر حضرت عائشہؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد الخ" لیکن یہ استدلال بھی سراسر مغالطہ ہے کیونکہ نہ اسمیں ولادت کا ذکر ہے۔ نہ یوم ولادت کا بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جس طرح کفار اسلام کا مقابلہ تلوار سے کرتے تھے اور مسلمان اس کا جواب تلوار سے دیتے۔ یونہی جب کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں قصیدے لکھتے تھے تو وہ انکا جواب قصائد کی صورت میں دیتے تھے اور اس جہاد لسانی کو زیادہ تر حضرت حسان بن ثابت انجام دیتے تھے اور انکے واسطے حضور مسجد میں منبر رکھواتے تھے اسکو جشن میلاد سے کیا تعلق ہے؟ تیسرے نمبر پر حضرات صحابہ کے ذکر رسول سے استدلال کیا ہے۔ لیکن جب تک اس ذکر کی نوعیت نہ معلوم ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ اس مروجہ جشن میلاد کے طریقے پر ہوتا تھا اسوقت تک اس سے استدلال سراسر جہالت ہے اور یہ ثابت ہونا محال ہے۔ چوتھے نمبر پر مجالس ذکر اللہ میں ملائکہ کے حضور سے استدلال کیا ہے۔ لیکن اسمیں اس بدعت کا کچھ پتہ ونشان نہیں بلکہ اسمیں ذکر اللہ کا بیان ہے لہذا یہ استدلال بھی محض سفاہت اور حماقت پر مبنی ہے ——— یہ دلائل حدیثیہ تھیں جن سے معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کے پاس تنکے کا سہارا بھی نہیں۔

اسکے بعد فاضل محقق نے تعیین تاریخ پر بحث کی ہے جو در حقیقت انکی جہالت کے کرشمے دکھلا رہی ہے۔ اگر حق تعالیٰ نے کسی کام کے لئے کوئی وقت مقرر فرمایا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اسکی مصلحت کو جانتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کیلئے کوئی وقت مقرر فرمایا ہے تو اگر وہ تشریع کی قسم سے ہے تو وہ بھی حق تعالیٰ ہی کا مقرر کردہ ہے۔ اور اگر وہ تشریع کے قبیل سے نہیں تو وہ محل بحث ہی نہیں۔ جیسا کہ آپ کا ان عورتوں کو وقت دینا جنہوں نے آپسے وعظ کی درخواست کی تھی۔ رہے وہ علماء جنہوں نے اس بنا پر معمولات کے لئے اوقات کی تعیین کی کہ ان اوقات اور تاریخوں میں خدا کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ سو انکا یہ فعل اسلئے حجت نہیں کہ یہ تعیین بلا دلیل شرعی ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حق تعالیٰ اسکے زیادہ مستحق تھے کہ وہ ملنکے لئے ان اوقات کو وجوباً یا استحباباً معین کرتے۔ کیونکہ انکو ان اوقات کا بھی علم ہے، اور ان کاموں کا بھی اور ان کے درمیان مناسبت کا بھی۔ برخلاف علماء کے کہ انکو انمیں سے کسی بات کا بھی یقینی علم نہیں۔

پس انکی تعیین کو تعیین شارع پر قیاس کرنا۔ قیاس الجہل علی العلم والادنی علی الاعلیٰ ہے۔ جو کہ بالاجماع باطل ہے یہی وجہ ہے کہ مقلدین کو قیاس اور اجتہاد سے روکا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ باز نہ آئے اور اسی وجہ سے دین میں بے انتہا مفاسد پیدا ہو گئے ——— اسکے بعد فاضل محقق" نے بعض علماء کے فتاوے نقل کئے ہیں۔ سو اول تو ان فتاویٰ کی بنا معلوم ہو چکی ہے اور معلوم ہو گیا ہے کہ انکے پاس اسکی کوئی کمزور دلیل بھی نہیں۔ پھر اسکے مقابل ہم دوسرے علماء کے فتاوے پیش کرتے ہیں جو ان سے علم وفہم اور دین کی کسی بات میں بھی کم نہیں بلکہ ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تو یہ فتاوے بھی بے سود ہیں پس ثابت ہؤا کہ اس باب میں ان مولوی مفتی صاحب کے پاس کوئی بھی حجت صحیحہ نہیں۔

یہ مسلم ہے کہ جس طرح انبیاء کی مساعی سے دنیا سے کفر و ضلالت کا خاتمہ نہیں ہؤا۔ اور جن گمراہوں کی قسمت میں ہدایت سے محرومی مقدر تھی وہ آپ بھی گمراہ ہی رہے۔ یوں ہی انکے جانشینوں کی مساعی جمیلہ سے دنیا سے شرک و بدعت، اتباع ہویٰ و ضلالت وغیرہ کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ اور جنکی قسمت میں محرومی مقدر ہے وہ ہدایت پر نہیں آ سکتے۔ لیکن یہ ان کیلئے فکر کی بات نہیں۔ کیونکہ اسکا نتیجہ انکو مرنے کے بعد معلوم ہو جائیگا۔

س ۔ بوقت جمع شدہ پیسہ مصلحت

ahmadimuslim.de

فتاوی

س ۱۲۰} ضلع سنتال سے فضل حق صاحب نے بہت لمبا چوڑا سوال بھیجا ہے۔ جس کی اردو زبان صاف نہیں ہے۔ اس کا خلاصہ ہم نے یہ سمجھا ہے کہ کوئی غیر مسلمہ بے نکاح کسی مسلم کے پاس رہتی رہی پھر مسلمان ہوئی۔ بعد اسلام اسی شخص کے پاس بلا نکاح رہتی رہی۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں مر گئی۔ اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۲۰} حدیث شریف میں ہے۔ ما آمن بالقران من استحل محارمه۔ جو شخص قرآن کے حراموں کو حلال کی طرح بے خوف ہو کر استعمال کرے وہ مومن بالقرآن نہیں ہے۔ لہذا ایسے شخص کا جنازہ مسلمانوں کی طرح پڑھنا جائز نہیں۔

س ۱۲۱} ہماری بستی میں ایک جامع مسجد کاہی یعنی پھوس قدیمی کی موجودگی میں دوسری ایک اور مسجد بغیر مشورہ جماعت کے خود رائے سے ایک امیر متمول آدمی عمارت پختہ ایک بیگہ زمین کے فاصلہ پر اجمالی زمین بغیر رضامندی دیگر شرکت داروں کے اٹھا دیا۔ جو اب کہیں منتقل ہو نہیں سکتا۔ ہر دو مسجدوں یعنی نئی و پرانی میں الگ الگ جمعہ جماعت ہوتا ہے۔ دونوں جگہ کا خطبہ و نماز سنائی دیتا ہے۔ اب چند دن ہوئے ہیں کہ سب اشخاص متفق ہو کر ایک جگہ جمعہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا سوال ہوتا ہے کہ سابق مسجد میں ہی جمعہ ہونا چاہئے یا پختہ جدید مسجد میں۔ دونوں طرف کش مکش ہے اگر جمعہ پختہ مسجد میں قائم رکھا جائے تو سابق مسجد یا اس مسجد کی زمین کس مصرف میں لائی جائے چونکہ پختہ مسجد کو زر کثیر سے بن چکی ہے۔ جو کبھی ٹل سکتی ہے نہ ٹلا سکتے ہیں مگر جو حکم شرع میں ہے۔ اور جبکہ انہوں نے متکلم شریعت کے خلاف غلطی میں غلطی یا خطا ہو چکی۔ اور مسجد بنانے والا بھی دیتا ہے کہ گیا۔ اب جائز صورت ہونے کا کیا طریقہ ہے

(رسمائی بدر الدین احمد موضع میرانے ضلع پورنیہ)

ج ۱۲۱} اگر دوسری مسجد بہ نیت نیک بنائی گئی ہے تو دونوں کو آباد رکھیں۔ اگر فساد کی نیت سے بنی ہے تو اسے گرا دیں۔ اس کا فیصلہ بانی کی نیت پر ہے۔ (از داخل غریب فنڈ)

س ۱۲۲} مسمی احمد اللہ مذہب حنفی فوت ہو گیا۔ بعد وفات احمد اللہ متوفی نے ۲۰۰ روپیہ ترکہ چھوڑا اور بنک میں نقد روپیہ چھوڑا اور حسب ذیل ورثا چھوڑے

والدہ - بھائی خبط الحواس - ہمشیرہ حقیقی
یک - یک - ۲ نفر

زوجہ سابق سے ایک لڑکا۔ ایک لڑکی۔ بعد وفات زوجہ سابق نکاح ثانی کیا۔ زوجہ ثانی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور ۵ ماہ کا ہو کر فوت ہو گیا۔ زوجہ ثانی نے یعنی مسمات نفیس بانو نے میعاد عدت سے ڈیڑھ سال بعد گزرنے کے اپنا عقد ثانی کر لیا۔ ایسی صورت میں مسمات نفیس بانو بیوہ احمد اللہ متوفی کے ترکہ سے یا بنک کے روپیہ سے حصہ پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔ اگر حصہ پانے کی مستحق ہے تو کس قدر؟

(سید مظہر علی از امروہی ضلع علیگڑھ)

ج ۱۲۲} مسمات نفیس بانو بیوہ احمد اللہ کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اس حصہ کے علاوہ مہر کی حقدار بھی ہے۔ اگر معاف نہیں ہوا یا ادا نہیں کیا گیا تو متوفی کی جائداد سے بعد وفات کے وصول کر سکتی ہے۔ نکاح ثانی کرنا اس کو اول خاوند کی وراثت سے محروم نہیں کرتا۔ (از داخل غریب فنڈ)

نوٹ :- اخباری فتاوے اسی قدر تھے (مفتی)

—— مصر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ خان آف الائی اور خان آف گرمی کے درمیان لڑائی ہونے سے طرفین کے متعدد آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔

—— حکومت بے پور نے ابھی تک مذہبی مطالبات اور حقوق تسلیم نہیں کئے۔ اس لئے ۱۴ اپریل سے راجپوتانہ سٹیٹس مسلم کانفرنس کی طرف سے پھر اسی سول نافرمانی شروع کر دی جائیگی۔

بقیہ خبریں از صفحہ ۲

—— صدر جمہوریہ امریکہ نے ہٹلر اور مسولینی کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ آپ (ہر دو) آزاد ممالک کی آزادی سلب نہ کریں۔ نیز اس سلسلہ میں اقرار کریں کہ دس سال تک کسی آزاد ملک پر جارحانہ حملہ نہیں کریں گے۔

—— لندن کے ایک اخبار میں کسی نامہ نگار کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ مسولینی کی نظریں یونان، فلسطین اور مصر پر بھی ہیں۔ (خدا نہ کرے)

—— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیوک آف اسٹا کو البانیہ کا پہلا وائسرائے مقرر کیا گیا ہے۔

—— ولی عہد ایران شاہزادی مصر سے شادی کر کے مع شہزادی صاحبہ طہران پہنچ گئے ہیں۔

—— کیسا بلانکا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اہل مراکش حکومت اطالیہ کے خلاف جلسوں اور جلوسوں میں مظاہرے کر رہے ہیں اور صاف طور پر کہتے ہیں کہ حکومت اطالیہ اسلام کی دشمن ہے۔

—— حکومت ترکیہ نے ریاستہائے بلقان و غیرہ سے گفت و شنید مکمل کر لی ہے عنقریب بحیرہ اسود کی حفاظت کا اعلان کیا جانے والا ہے۔

—— ریاست حیدر آباد دکن کے خلاف آریوں کی طرف سے ابھی تک ایجی ٹیشن جاری ہے۔ پنجاب کے ہر ضلع و قصبہ سے جتھے جا رہے ہیں۔ مہاشہ کرشن مالک اخبار "پرتاپ" ستیہ گرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ریاست حیدر آباد دکن کی حکومت کی طرف سے عنقریب مجوزہ اصلاحات کے متعلق ایک اہم اعلان ہونے والا ہے۔ نیز اس اعلان میں مذہبی آزادی اور سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وار تناسب کے فیصلہ کا ذکر بھی ہوگا۔

—— مولانا محمد عرفان سیکرٹری آل انڈیا خلافت کمیٹی اچانک حرکت قلب بند ہونے سے مسلم لیگ کے ایک اجلاس میں خلافت ہاؤس بمبئی میں انتقال کر گئے۔ ان [illegible]

—— صوبہ سرحد میں گذشتہ ماہ کے دوران میں [illegible] ڈاکے اور [illegible] اغوا کی وارداتیں ہوئیں۔

متفرقات

ہمدردانِ اہلحدیث | میں سے جناب سید احمد صاحب قصوری و ایم شمس الدین صاحب مقیم بحرین نے اس ہفتہ اخبار اہلحدیث کے دو دو نئے خریدار بنا کر قیمت اخبار بھی بذریعہ منی آرڈر ہی بھجوا دی ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزا

علیٰ ہذا القیاس امید ہے کہ جملہ خریداران احباب عموماً اور بہی خواہان حضرات خصوصاً اپنے اپنے حلقہ اثر میں ہمت و کوشش سے "اہلحدیث" کے لئے خریدار مہیا کرکے ہمیں شکریہ کا موقع بخشیں گے۔

شکریہ | جمیع حجاج کرام حضرات کا جنہوں نے اپنی فیاض دلی سے مدرسہ فخریہ کو (جو اس وقت فی الحقیقت قابل امداد ہے) اس کی تکمیل مقاصد کی طرف توجہ فرماتے ہوئے اپنے گرانقدر عطیات سے سرفراز فرمایا۔ بہت بہت شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جمیع محسنین کرام حضرات کے مقاصد دارین بر لائے۔ آمین!

(محمد اسحاق القاری مہتمم مدارس فخریہ مکہ مکرمہ)

(۳۰۔ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ)

مفتاح العربیہ ہر دو حصہ | عربی سیکھنے کے لئے اگرچہ متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ مگر کتاب زیر تبصرہ موجودہ حالات کے مطابق لکھی گئی ہے جس سے علم عربی سے ناآشنا بہت جلد فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ مفرد الفاظ کو آسان آسان جملوں میں استعمال کرنے کے طریقے تقریباً ڈیڑھ ہزار مختلف اشیاء کے نام۔ خطوط نویسی اخلاقی کہانیاں۔ لطیفے۔ غرضیکہ جملہ ضروریات کی تمام معلومات مندرج ہیں۔ یہ کتاب قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی نے تالیف کی ہے قیمت فی حصہ ار مکمل ۸ر۔ ملنے کا پتہ مکتبہ علمیہ میرٹھ (یوپی)

آئینہ تحقیق | مولوی عبد القادر صاحب حصاروی نے اس کتاب میں قرآن شریف۔ حدیث اور فقہ کی تشریح کرکے ظاہر کیا ہے کہ قرآن و حدیث اور مروجہ فقہ حنفیہ بقول برادران احناف ایک چیز نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے۔ بعض فقہی مسائل کے نمونے بھی دئیے ہیں۔ قیمت ۴ر۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ صحیفہ اہل حدیث صدر بازار دہلی۔

اربعین قرآنی | مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب مبارکپوری نے قرآن مجید سے مختلف احکامات کے متعلق چالیس آیات اس رسالہ میں شائع کی ہیں۔ صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر حکیم عبد السمیع صاحب منیجر احوذی بک ڈپو مبارکپور ضلع اعظم گڑھ سے طلب کریں۔

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ۸ر۔

چندہ کانفرنس | از بابو محمد زکریا صاحب رعیہ خاص ۵ر۔ مولوی علم الدین صاحب دنی ضلع گوجرانوالہ عمر۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از مولوی علم الدین صاحب مذکور عہ۔

مضامین آمدہ | پنڈت آتمانند صاحب۔ مولوی نور محمد میانوی ۹ عدد۔ ماسٹر صفات احمد صاحب ۳ عدد نظم۔ شیخ محمد عبد المنان صاحب۔ عبد القیوم صاحب نائب سالار

غیر مقبولہ | سلف اور خلف (نظم) واردات قلوب۔ سلطان ابن سعود کی مخالفت۔ مذاکرہ علمیہ بابت سود بنک لفظ ستیہ گرہ کی تحقیق۔ پیغام غلام۔ نیک مشورہ۔ ایڈیٹر اصلاح کا استکبار۔ نخل انسان کا پھل۔ حرمت متعہ۔ حکم خدا۔ موت العالم۔ توحید تہذیب نعت۔ کیفیت پیدائش حوا۔ مسلمانوں کی ترقی کا راز۔

دار العلوم دیوبند میں جلسہ | ۱۲-۱۱ اپریل ۳۹ء دیوبند میں زیر صدارت مولوی محمد اعزاز علی صاحب تمام طلباء و مدرسین و ملازمین کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ مولانا حسین احمد صاحب نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کرتے ہوئے مفصل اور مبسوط تقریر کی۔ اس کی تائید مولوی عبد الوحید صاحب ناظم شعبہ تنظیم نے کی۔ اس کے بعد حیدرآباد کے طلبہ میں سے خورشید احمد نوعمر طالب علم نیز مولوی ریاض الدین صاحب مدرس دار العلوم اور سید محمد مبارک علی نائب مہتمم نے تائیدیں کیں اور باتفاق رائے تجویز منظور ہوئی۔

تجویز } اساتذہ۔ منتظمین۔ طلبہ اور متعلقین دار العلوم دیوبند کا یہ اجلاس عام آریوں اور ہندو بھائیوں کے اس ناعاقبت اندیشانہ روش پر اپنی انتہائی نفرت اور حقارت کا اظہار کرتا ہے جو انہوں نے نہایت مذموم فرقہ وارانہ اغراض کے ماتحت بے بنیاد شکایات کی آڑ میں دکن کی ہر دلعزیز دیسی حکومت نظام کے خلاف جاری کر رکھا ہے اور جس کی وجہ سے جگہ جگہ ہندو مسلم فسادات رونما ہو رہے ہیں اور ہندوستان کی فضائے امن مسموم ہوتی جا رہی ہے۔ ——— دار العلوم کا یہ اجلاس عام اعلیٰ حضرت سلطان العلوم نظام دکن خلد اللہ ملکہ کی ذات اعلیٰ کے ساتھ دلی عقیدت کا اظہار کرتا ہے اور تمام معقولیت پسند اہالیان ہند سے عموماً اور ابنائے دار العلوم دیوبند اور اس کے بے شمار متوسلین سے خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ دولت نظام کے تحفظ و بہبودی کے لئے ہر جائز اور ممکن سعی عمل میں لائیں۔ اور مخالفین حکومت دکن کے خلاف منظم آواز بلند کرکے اپنا انسانی اور اسلامی فرض ادا کریں۔

یہ اجلاس عام حکومت دکن کی معدلت گستری سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی اصلاحی اسکیم میں وقتی پروپیگنڈہ سے متاثر ہوئے بغیر عام رعایا بالخصوص مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا پورا پورا خیال رکھے گی۔

(محمد مبارک علی نائب مہتمم دار العلوم دیوبند)

یاد رفتگاں | میری والدہ جو نہایت صابر، شاکر، موحدہ، متبع سنت و پابند صوم و صلوٰۃ تھیں ۶-اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ! راقم چوہدری محمد اسحاق ٹیلر ماسٹر قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔

(۲) میری والدہ محترمہ صالحہ عابدہ ضعیف العمری میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ! (سید عبد الکریم امام مسجد اہل حدیث قول بازار بلہادی)

(۳) میرا لڑکا بعارضہ چیچک انتقال کر گیا۔ انا للہ! (حشمت علی گوہید کاندار لوہیاں خاص ضلع جالندھر)

(۴) ہماری جماعت کے بزرگ مولوی نور محمد صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم حافظ عبد اللہ عبد الغنی مالیر کوٹلہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

آل انڈیا ریڈیو سے ٹائم ٹیبل۔ چوہدری ...

ملکی مطلع

ہماری شومئے قسمت

ہندوستان کا ستارۂ عروج ابھی افق سے بہت نیچے معلوم ہوتا ہے۔ خاصکر مسلمانوں کا ستارہ اس سے بھی بہت دور ہے۔ قرآن شریف کی آیت کریمہ ظہر الفساد فی البر والبحر ہندوستان کے حق میں پورے طور پر صادق آرہی ہے۔ ہندو مسلم فساد کی مثال بنارس جیسے پوتر شہر میں جو نمودار ہوئی ہے اس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ کئی دفعہ چوبیس چوبیس گھنٹوں کا نوٹس گورنمنٹ کی طرف سے دیا گیا یعنی آٹھ آٹھ پہر کے لئے اہل شہر کو گھروں میں بند کر دیا گیا۔ کوئی متنفس مکان سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ پولیس اور فوج گشت کر رہی تھی اس پر بھی باہم لڑنے والوں کی طبیعتوں پر کچھ اثر نہ ہؤا۔ آج تک بھی اکا دکا حملے برابر جاری ہیں۔ فریقین کے مکانات بکثرت جلائے گئے۔ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی اسی لئے شریک جلسہ کانفرنس نہیں ہوسکے یہ تو ہے وہ حالت جو عرصہ دراز سے ہندوستانیوں کو مرض مزمن (مہلک) کی طرح لگ رہی ہے۔ ابھی اسمیں افاقے کا کوئی نشان ظاہر نہیں ہؤا تھا کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد پیدا ہوگیا۔ مسلم قوم کی دو جماعتوں کا آپس میں لڑنا غضب الٰہی کی آگ سے کھیلنا ہے۔ اور اپنے آپ کو آیہ کریمہ

اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ (اگر خدا چاہے تو تمہیں گروہ گروہ کرکے آپس میں لڑادے)

کا مصداق ثابت کرنا ہے۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی کی لڑائی سن کر ترکی اور ایران کی جنگیں یاد آجاتی ہیں۔ جہاں اذان میں ایک آواز۔ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ سن کر تلواریں میان سے نکل آتیں اور لاکھوں فرزندان اسلام تہ تیغ کئے جاتے حالانکہ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہ تھا۔ محض نفسانیت تھی۔ شیعہ کی معتبر کتاب (من لا یحضرہ الفقیہ) کے مصنف کو خدا جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس فتنے کی آگ پر ٹھنڈا پانی ڈالنے کو یہ فتویٰ دیا کہ

اذان میں یہ فقرہ کہنا فرقہ مفوضہ ملعونہ کی ایجاد ہے؛

خیر یہ تو ایک پرانا قصہ ہے۔ حال کے واقعات پر افسوس ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ اور سنی آپس میں اس طرح لڑتے ہیں جس طرح کبھی ہندوستان میں مہا بھارت کی لڑائی ہوئی تھی۔ لطف یہ ہے کہ اسلام کا کوئی اصولی مسئلہ زیر بحث نہیں ہے۔ سنیوں کا دعویٰ تھا کہ ہم مدح صحابہ جلسوں اور جلوسوں کی شکل میں پڑھنے کا حق رکھتے ہیں۔ شیعہ اس کے سخت مخالف تھے۔ حکومت یوپی نے سنیوں کو جلسوں اور جلوسوں میں مدح صحابہ پڑھنے سے روکا تو انہوں نے سول نافرمانی شروع کرکے جیلخانوں کو بھر دیا۔ آخر حکومت نے اجازت دیدی کہ جب چاہیں جلسوں اور جلوس کی شکل میں مدح صحابہ پڑھ سکتے ہیں۔ (اس قسم کے واقعات کے متعلق ہم اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں۔ جو کچھ لکھتے ہیں فریقین کے جذبات کے ماتحت لکھتے ہیں) شیعہ سے اس کی برداشت نہ ہوسکی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ کوئی ایسا نعرہ تجویز کرتے جو اجازت دینے والی حکومت کے برخلاف ہوتا۔ مگر ان سے اتنا انصاف نہ ہوسکا۔ پرانی عادت کے مطابق انہوں نے سنیوں سے بدلہ لینے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر تبرہ بازی شروع کردی جس کا وہ پہلے سے نوٹس دے رہے تھے۔

ہمارے ملک پنجاب میں ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک خاص قوم کی دو عورتیں باہم لڑ رہی تھیں۔ ایک کے مونہہ سے محلے کی مسجد کے ملاں کا نام نکل گیا۔ دوسری نے ملاں کو دو چار صلواتیں سنا دیں۔ تیسری نے اور زیادہ ملاں صاحب پر عنایت فرمائی۔ یہاں تک کہ ملاں صاحب لاحول پڑھتے ہوئے گلی سے نکل گئے مگر وہ انہی کو کوستیں رہیں۔

یہی مثال لکھنؤ کے شیعوں کی ہے کہ سنیوں کو اجازت تو حکومت نے دی ہے مگر وہ صحابہ کرام رض کو برا کہہ کر سنیوں کا دل دکھاتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کے مقابل بجائے تبرو بازی کے یہ کہتے پھرتے کہ کانگرسی حکومت برباد با۔ کیونکہ کانگرسی حکومت نے اجازت دی ہے۔ اب سینکڑوں کی تعداد میں شیعہ تبرا بازی کرکے جیل میں جا رہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ تبرا کہنے پر گرفتار ہوتے ہیں۔ پولیس لاریوں میں سوار کرکے جیل میں لے جاتی ہے تو سواری کی حالت میں بھی صحابہ کرام پر تبرا کہتے جاتے ہیں۔

ادھر پنجاب کے شیعہ شاید اس غم و غصہ میں ہونگے کہ پنجاب میں یہ فساد کیوں نہیں پھیلتا۔ اس لئے وہ اس آگ کو ہوا دیتے ہیں کہ بھڑک اٹھے اور پنجاب میں بھی پہنچکر خرمن امن کو برباد کردے۔ اخبار "شیعہ" لاہور کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ:-

"آج سے تیرہ سو سال قبل جس طرح یزیدی حکومت نے حق و صداقت کو مٹانے اور اسلام کی بیخ و بنیاد کو جڑ سے اکھیڑنے کے لئے اہل بیت رسول صلعم پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ اسی طرح حکومت یوپی نے اہل بیت رسولؐ کے نام لیواؤں پر ظلم و جور شروع کردیا ہے اور جس طرح میدان کربلا میں آل رسول کو مٹانے کی ناپاک کوشش عمل میں لائی گئی تھی بعینہ آج لکھنؤ میں مدح صحابہ کے بہانے سے عظمت آل رسول کو عوام کے دلوں سے محو کرنے کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ اور مدح صحابہ کے نام سے وہ وہ خرافات بکے جارہے ہیں کہ جن سے اہل بیت رسولؐ کی نہ صرف توہین ہوتی ہے بلکہ حقیقی اسلام پر پردہ ڈالکر اسے نیست و نابود کرنا مقصود ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ جس طرح سید الشہداء نے حق و صداقت کے پیش نظر اپنے تمام عزیز و اقارب کو قربان کردیا تھا اسی طرح آج ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنی پوری قوت سے اس دور یزیدیت کا مقابلہ کریں۔ اور مالی جانی قربانی کے علاوہ اپنے بال بچوں کو حق و صداقت پر قربان کردیں اور عظمت آل محمدؐ میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیں۔

کس قدر اندھیر ہے کہ یزیدی مشن کو تقویت

ahmadmuslim.de

پہنچاتے اور اس کے لئے ہوئے وقار کو ابھارنے کی غرض سے علانیہ آل رسول کی توہین کی جارہی ہے۔ اور اسے مدح صحابہ کا نام دیکر تمام دنیا کو شیعوں کے خلاف صف بستہ کھڑا کیا جارہا ہے اور حکومت یوپی یہ سمجھ رہی ہے کہ اکثریت کے مقابلہ میں اقلیت کے جذبات مذہبی کو دبالیا جائے گا جو قطعی غیر ممکن ہے۔ ہم حکومت کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ فرقہ شیعہ اس بزرگوار کا نام لیوا ہے جس نے لاکھوں کے مقابلہ میں بہتر نفوس سے مقابلہ کیا اس قدر اقلیت کے باوجود اسے ایسی عظیم الشان فتح حاصل ہوئی کہ آج دنیا جہان میں حسینؑ ہی کا نام باقی ہے۔ اور یزیدیت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔ شیعیان لکھنؤ نے بہت بڑی قربانی پیش کر کے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ہندوستان بھر سے حسینی رضاکاروں کی روانگی شروع ہو گئی ہے شیعہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن رسولؐ و آل رسولؑ جنہوں نے میدان کربلا میں اپنے خون سے شجر اسلام کی آبیاری کی ان کی توہین کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر حکومت نے اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اپنے غلط فیصلہ کو منسوخ نہ کیا تو اسے سمجھ لینا چاہئے ہندوستان کے تین کروڑ[ل] شیعہ جیل جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور اسی پر اکتفا نہ سمجھی جائے بلکہ ان کے جیل جانے کے بعد بچوں کی باری آئیگی اور سب سے آخر میں مخدرات آل اطہار کی تاسی میں ہماری مستورات قربانیاں پیش کریں گی۔

شیعو! تمہاری غیرت وحمیت کا امتحان ہے اور تمہارے اس دعوے کو آزمانا ہے کہ تم میدان کربلا میں ہوتے تو کس جوش سے حسینؑ پہ قربان ہوتے

آج لکھنؤ میدان کربلا کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ اور اگرچہ امام حسینؑ موجود نہیں ہیں لیکن تابعین امام (حضرات مجتہدین لکھنؤ) ھل من ناصر ینصرنا کی صدا بلند کر کے آپ کو اپنے فرائض ملی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہماری قوم کے بوڑھے حضرت حرؑ اور حضرت ہانی کی تاسی کریں اور نوجوان شہزادہ علی اکبر و شہزادہ قاسم کے نقش قدم پر چل کر قربانیاں پیش کریں اور ہماری قوم کی مخدرات اس کے لئے تیار ہیں کہ وہ خوشی سے اپنے بچوں کو علی اصغر کی طرح قربان کر دیں اور وقت آنے پر وہ خود بھی اسیری اختیار کر کے کوفہ و شام کے بھولے ہوئے منظر کو از سر نو دنیا میں آشکارا کر دیں۔

آج دنیائے شیعیت میں زلزلہ آگیا ہے۔ اور مرکز شیعیت پر ظلم وجور کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اغیار آل رسول کی توہین بر سر عام کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ مقامی شیعہ اس سے اظہار بیزاری کرنے کے جرم میں ہزاروں کی تعداد میں قید وبند میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ ان پر کھانا پانی بند کیا جا چکا ہے اور انہیں سخت سے سخت اذتیں پہنچائی جا رہی ہیں تاکہ وہ اپنے عقائد سے باز رہ کر حق وصداقت کا ساتھ چھوڑ دیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنے بال بچوں کو خدا کے سپرد کر کے حفاظت مذہب کے لئے لکھنؤ چلیں اور اس شان سے چلیں کہ کفن زیب تن ہوں، دل میں واقعہ کربلا کی یاد ہو اور زبان پر حسینؑ کا نام ہو۔ اگر سر بھی تن سے جدا ہو جائیں تو اپنے عزم واستقلال پر قائم رہیں۔ دنیا کی کوئی حکومت ہمارے ان جذبات کو نہیں دبا سکتی۔ ان سطور لکھنے کے بعد مزید لکھنے کی تاب باقی نہیں رہی۔ آنکھوں میں آنسو ہیں اور دل بے چین ہے۔ باوجود بے حد اصرار کے انجمن تنظیم المومنین کا حکم نامہ صادر نہیں ہوا ورنہ لکھنؤ جانے کے لئے بالکل تیار بیٹھا ہوں۔" (شیعہ لاہور)

(مورخہ ۱۶-اپریل ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث: خدا شر و فساد کا خاتمہ جلدی کرے۔ تاکہ مسلم قوم کے دونوں فریق باہم شیر وشکر ہو کر آیت اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کا نمونہ دکھائیں۔

سرکاری اعلان

اطلاع عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنجاب میں موٹر سپرٹ کی فروخت پر ٹیکس لگائے جانے کا قانون نمبر ۵ ۱۹۳۹ء جو پنجاب گزٹ کی غیر معمولی اشاعت مورخہ ۳-اپریل ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا تھا۔ ۱۹-اپریل ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائیگا۔ قانون مذکور کے ماتحت ہر امپیریل گیلن پر ایک آنہ تین پائی کی شرح کے حساب سے ٹیکس لگایا جائیگا۔ اور ۱۹-اپریل ۱۹۳۹ء کو یا اس کے بعد موٹر سپرٹ کی تمام پرچون فروختوں کے متعلق فراہم کیا جائیگا۔ کوئی شخص جو موٹر سپرٹ میں بطور خوردہ فروش کاروبار کرتا ہو اور اس کے پاس ۱۹ جون ۱۹۳۹ء کو یا اس کے بعد اس قانون کے ماتحت ایک باقاعدہ لائسنس نہ ہو جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا اسے کسی موٹر سپرٹ کی فروخت کے متعلق جو وہ خود کرے یا اس کی طرف سے کی جائے واجب الوصول ٹیکس سے دوگنا رقم کے مساوی جرمانہ کیا جا سکتا ہے (دونوں میں سے جو زیادہ رقم ہو وہ جرمانہ کی سزا ہوگی)۔ اس قانون کے ماتحت کوئی شخص اس ضلع کے پٹرول ٹیکشن افسر سے درخواست کرنے پر لائسنس حاصل کر سکتا ہے جہاں وہ کاروبار کرتا ہو اس کے لئے پانچ روپیہ فیس ادا کرنی پڑیگی۔ ہر ایسا لائسنس تجدید کے بغیر اس مدت کے بعد سے جب لائسنس دیا گیا ہو آئندہ ۳۱ مارچ تک جائز ہوگا۔ لیکن لائسنس ہر سال دوبارہ جاری کرایا جا سکتا ہے۔ قانون مذکور کے ماتحت مسودہ قواعد ان اشخاص کی اطلاع کے لئے جن پر اس کا اثر ہوگا عنقریب پنجاب گزٹ میں شائع کیا جائیگا۔ اس کی اشاعت کے تین دن گزر جانے پر ان اعتراضات اور تجاویز کے ساتھ جو مذکور کے دوران میں اس بارہ میں موصول ہونگی مسودہ مذکور پر غور کیا جائیگا۔ قانون اور مسودہ قواعد کی نقول

[ل] وہ تین کروڑ بالغ ہیں تو اسی قدر عورتیں ہونگی۔ چھ کروڑ ہی مردم شماری کا اوسط حساب ہے کہ ہر گھر میں اوسطاً چار بچے ہوتے ہیں۔ تو اس حساب سے شیعہ کا کل شمار ہندوستان میں بارہ کروڑ ہوا۔ کل مسلم آبادی ۷-۸ کروڑ کے درمیان ہے۔ ناظرین اس دعوے کی صداقت جانچ لیں۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں حسب اعتبار بجائے شہادت آتی دستی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے ...

سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔

دو چاول ہیں ... استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر للعہ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ الٰہی ریاسے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اسکے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگوا چکا ہوں بےحد مفید ثابت ہوئی۔ (۱۵ فروری ۱۹۲۹ء)

جناب راؤ عبد الواسع خان صاحب کیرنی۔ آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے۔ مفید بھی ہے۔ میں نے اس پر مشق ... شائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۲۳ فروری ۱۹۲۹ء)

جناب عبد الستار صاحب ... مومیائی ... ارسال کر دیجئے (... فروری ...)

مومیائی منگوانے کا پتہ: حکیم محمد سردار خان ... پروپرائٹر ... حیدر حسین ... امرتسر

خوشبودار موئے قوی اثر طلا

سام ... سے ... بحکم ... گرانی ... ادویات سے تیار کیا گیا ہے۔ کیسی ہی کمزوری ہو اس کا استعمال ... قابل ... طاقت ... اس کے بعض اہم اجزاء یہ ہیں۔

نیپالی زہر ... افریقہ ... شیر ببر ... تیل۔ بیر بہوٹی۔ برہمی مورچہ ... کالا کیچوا ... تیلنی ... کا تیل۔ ریگ ماہی۔ بیخ کیکر۔ سنگھی ... موم روغن ... چربی ... کالے سانپ کا ... زردی بیضہ مرغ وغیرہ وغیرہ۔ تجربہ کیجئے مطلق فائدہ نہ ہو تو دگنی قیمت واپس۔ چھوٹی شیشی یک تولہ پانچ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک ۸/

(منگوانے کا پتہ)

فلیمیا کیمیکل ورکس ... فرید کوٹ (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۷/

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ: مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب خان غزنوی مالکان کارخانہ نور الاسلام امرتسر

بالکل مفت

مندرجہ ذیل کتب برائے تبلیغ ان حضرات کو مفت دی جائیں گی جو بالکل نادار اور غریب ہوں اور قیمتاً خرید نہ سکتے ہوں ... محصول ڈاک ... ناصبی ... کیا جائیگا۔

... البیین فی اتباع خاتم النبیین۔ حزب المقبول۔ ترجمان وہابیہ۔ قرآن مجید مترجم موٹے حروف والا۔ صحیح بخاری شریف مترجم۔

ابو عبد الکریم ... ضلع نلور۔ صوبہ مدراس

سرمہ رفیق چشم رجسٹرڈ سیروں مفت

تقسیم کیا جا رہا ہے۔ آپ بھی محصول ڈاک کیلئے صرف ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر بیش قیمت سرمہ اور کتاب نور نظر کے پوشیدہ خزانے بالکل مفت طلب فرما لیجئے۔ مفصل فوائد اور ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی۔

پتہ: منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن ... آباد ضلع حصار (پنجاب)

زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔

اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے ... اور خوانین اور ملاؤں کی ... کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۳۰/۸ کے ۹۶ صفحات۔ اصل قیمت ... روپیہ۔ رعایتی ... پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

کتبخانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی NATIONAL MUSEUM DELHI

بیمۂ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خودمختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگِ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی — قائم شدہ ۱۸۷۴ء

یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۴۸۸)

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

(حصہ اول) مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب مصنف "کنز المجربات" وغیرہ۔ جس میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی۔ ہزارہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، مصدریات، مخفیات، سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچ سو صفحات۔ آپ ضرور منگوائیں۔ بڑی مفید چیز ہے۔ قیمت تین روپے۔ محصول ڈاک ۸/

ائمہ تلبیس

مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے — عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت کے دعوے کر کے عوام کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے۔ ائمہ تلبیس پڑھنے والوں کے لئے بہت مفید کتاب ہے اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ ملک کے ممتاز علماء اور اکابرین نے اسکو بہت پسند کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲/

رئیس قادیان

از مصنف ممدوح۔ مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات جدید طرز پر۔ دیکھے حالات آپ کو کہیں اور کتاب میں نہ ملیں گے جب تک کتاب شروع کر کے پوری پڑھ نہ لیں۔ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ قیمت حصہ اول ۱۲/ ۔ دوم ۱۲/

مندرجہ کتب منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین

۲/

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

پتہ۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

آب شفا

۸/

بدہضمی۔ کھٹی ڈکاریں۔ بھوک کم۔ معدہ کمزور وغیرہ کے علاوہ درد سر۔ دانت درد۔ درد سینہ و شکم۔ کمر جوڑوں کا درد۔ ہیضہ اور بچپوں کے دانت نکالنے کا مجرب اور فوری اثر علاج ثابت ہو چکا ہے۔ مشکل سفر و کاروبار میں وقت بے وقت رات دن ہر وقت ڈاکٹر و حکیم کا کام دیتی ہے۔ جلد منگائیں۔ قیمت ۸/ صرف محصول و خرچ پیکنگ وغیرہ آنا فی شیشی ہو گا۔ ترکیب ہمراہ ہو گا۔

پتہ۔ منیجر سرمہ بمبئی۔ کرم خان امرتسر